صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 13 مئی 2022ء بمطابق 11 شوال المکرم 1443ہجری صبح گیارہ بجے پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَO وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡاO وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًاO وَكُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَاO كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَO وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِؕO وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَO وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِیۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَیِّنٰتُؕO وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌۙ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ اِن علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔ تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہییں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچنز آور۔ فضل الہیٰ صاحب، کوئسچنز آور نه پس به خبري کوؤ جی۔ کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر 14243، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 14243 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں مختلف منصوبوں کے لئے قرضے لئے ہیں؛

(ب) اگر (الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

1۔حکومت نے کن منصوبوں کے لئے کتنی مالیت کے قرضہ جات لئے ہیں;

2۔ صوبائی قرضہ جات سے جتنی مالیت کی امداد ملی ہے،اس کی تفصیل بمعہ واپسی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ کے مطابق مجموعی طور پر 598.710 ملین کے قرضے مختلف پراجیکٹس کے لئے لئے گئے ہیں۔(تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی) ۔

(2)یہاں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ صوبائی حکومت نے پچھلے چار سالوں میں کوئی مقامی قرضہ نہیں لیاہے، لہذاکوئی تفصیل فراہم نہیں کی جاسکتی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ،جناب سپیکر۔جناب، میں نے اس صوبے پہ قرضوں کی تفصیل مانگی تھی۔ جناب، یہ ذرا قرضوں کی تفصیل دیکھ لیں 598 ارب اور 71 کروڑ کے قرضے اس صوبے نے لئے ہیں جناب، دیکھا جائے تو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ پچھلے نو سال سے ہے اور دن بدن ہمارا صوبہ قرضوں کے نیچے دبتا جارہاہے۔اس سے پچھلے اگر دس سال ہم دیکھیں، نیشنل پارٹی کی حکومت تھی،اس سے پہلے ایم ایم اے کی حکومت تھی توان دونوں ادوار کے قرضوں کواگر ہم دیکھیں تووہ 97 پھر نیشنل کی حکومت جب جارہی تھی تو 97 ارب کے قرضے تھے اوراس سے پہلے ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں 28 ارب سے قرضے کم ہوکے 16 ارب تک آئے تھے لیکن اب یہ قرضوں کی جو تفصیل دیکھیں تو یہ اس سے پانچ سوارب سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں جوکہ ہم نے واپس بھی کرنے ہیں اور سود سمیت واپس کرنے ہیں۔جناب، مجھے منسٹر صاحب بتائیں کہ اس میں کون سا ایسا پراجیکٹ ہے جس سے ہم یہ کہہ سکیں کہ ہمارے صوبے میں روزگار آئے گا یا ہم

Income generate کر سکیں گے یا اپنی معیشت کو بہتر کر سکیں گے؟ اس میں جتنے بھی منصوبے ہیں، اس میں مجھے نہیں لگتا کہ ہم اس میں کوئی Income generate کر سکیں گے یا ان کے قرضوں کی ہم بروقت واپسی بھی کر سکتے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ جو قرضے لئے گئے ہیں وہ ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کے لئے لیے گئے ہیں، اس میں Asian Development Bank سے جو لیے گئے ہیں اس میں BRT کے لئے سب سے زیادہ قرضے لئے گئے ہیں، Obviously BRT پہ جو ہم تجزیہ دیکھ رہے ہیں تو اس میں یہ کہا جارہا ہے کہ یہ اگر اپنے اخراجات پورے کرلے تو اس کے لئے غنیمت ہوگی تو یہ ہم قرضے کیسے واپس کریں گے؟ اس میں میں نے جو تفصیل مانگی تھی، اس میں میں نے واپسی کی تفصیل کا بھی کہا ہے کہ مجھے واپسی کی تفصیل دی جائے، اس میں کوئی بھی واپسی کی تفصیل مجھے مہیا نہیں کی گئی ہے، صرف قرضہ جات کا بتایا گیا ہے اور یہ اگر Yearly ہمیں بتایا جاتا کہ 2018 میں کتنے لئے گئے تھے، 2019 میں کتنے لیے گئے تھے، 2020 میں، اس میں ٹوٹل 2021 میں بتا دیا گیا ہے کہ اتنے قرضہ جات ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond. Taimur Saleem Jhagra Sahib.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: جناب سپیکر، یہ سوال عموماً ہر سال آجاتا ہے، اس میں دو تین چیزیں جو ہیں وہ ضروری ہیں۔ پہلے تو یہ اگر آپ دے دیں، میرے خیال میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو داد دینی چاہئیے کہ جو ڈیٹیل جواب اور وہ ڈیٹیل جواب اس لئے کہ یہ واحد صوبہ ہے جس کے پاس ایک Debt Management Unit ہے، ایک یونٹ ہے جس میں Professionals بیٹھے ہیں جو کہ صوبے کے قرضوں کی ادائیگی جن Terms پہ وہ قرضے ملتے ہیں، ان سب کو دیکھتا ہے، پہلی چیز۔ دوسری چیز، یہ واحد صوبہ ہے جس کا Domestic debt یعنی بینکوں سے قرضہ Zero ہے۔ جناب سپیکر، جو ہم Subsidy دیتے ہیں آٹے پہ بھی، وہ یہ واحد صوبہ ہے جس کا اپنا اکاؤنٹ ہے اور اس اکاؤنٹ میں جو ہے وہ Provincial Consolidated Fund سے پیسے جاتے ہیں اور وہاں سے ہم آٹے پر Subsidy کا جو کاروبار ہوتا ہے وہ ہم کرتے ہیں۔ اگر آپ پنجاب اور سندھ کو دیکھیں تو ان کے پانچ پانچ سو ارب روپے کے Circular debt، صرف یہ آٹے کے قرضوں میں جناب سپیکر، تیسری چیز، اگر یہ، اور میں نے خود اس کا جواب دیکھ کر ڈیپارٹمنٹ کو کہا تھا کہ جو ہمارا آخری Debt Management Bulletin شائع ہو وہ اس میں ڈال دیں اور ان کو سارے قرضوں کی ڈیٹیل دے دی جائے، جو سارے قرضے ہیں وہ یہ

بین الاقوامی اداروں سے، World bank سے Asian development bank سے ان کی ادائیگی تیس چالیس سال، پچیس سال پہ بہترین Terms پہ ہوتے ہیں، ان میں ان کے وقت کے قرضے بھی ہیں اور اس کو دیکھتے کیسے ہیں؟ اس کو دیکھتے ہیں کہ آپ کی Annual ادائیگی کتنی ہے اور کیا آپ وہ برداشت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ جو ایک فرقہ ہے کہ قرضے اتنے یا اتنے، یہ بے معنی ہے۔ تو جناب سپیکر، اس سال کی تقریباً دس گیارہ ارب پچھلے سال کی جو ہے وہ اس کی ادائیگی تھی اور جو انہوں نے کہا کہ اس کا Debt Redemption profile جناب سپیکر میں اگر جو آن لائن جواب ہے اس پہ اگر آپ یہ Management Bulletin کا Page 11 دیکھیں تو اس میں پورا چارٹ ہے اور وہ چارٹ 2047 تک جاتا ہے کہ Annual ادائیگی کتنی ہونی ہے؟ اور وہ آپ دیکھ لیں کہ وہ 2029 کے بعد وہ کم ہوتی جاتی ہے مطلب کہ یہ کبھی بھی 3%, 2% بجٹ سے زیادہ نہیں ہو گی یہ اس صوبے کا قرضے لینے کا ایشو نہیں ہے قرضے اس لئے لینے پڑتے ہیں کیونکہ جو Large Capital Expenditure کے پراجیکٹس ہوتے ہیں وہ اس کے بغیر آپ کر ہی نہیں سکتے باقی اچھے قرضے، برے قرضے آپ قرضے صرف جو ہے وہ ان پراجیکٹس کے لئے نہیں لیتے جن سے آپ کو جو ہے وہ اکنامک ریکوری ہوتی ہے وہ Economic recovery in directly ہوتی ہے آپ پہلی چیز یہ دیکھیں کہ آپ کی Revenue generation capacity کس رفتار سے بڑھ رہی ہے کہ آپ قرضوں کی ادائیگی کر سکیں تو جناب سپیکر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پچھلے تین سالوں میں ہماری اپنی KPRA Revenue generation کی دس ارب سے تیس ارب تین گنا تین سال میں بڑھی ہے Total province کی Own source revenue تیس ارب سے ساٹھ ارب تین سال میں دوگنا بڑھی ہے اور جناب سپیکر اگر Examples بھی چاہئیے تو صرف یہ جو انہوں نے بی آر ٹی کی قرضے کی بات کی جو بی آر ٹی سے Economic activity ہوتی ہے جو اس سے Jobs generate ہوتے ہیں یہ اس کے لئے ہے، اس میں ہمارے سارے ڈیمز کے قرضے ان کے تو ریونیو بھی جنریٹ ہوتی ہے موٹروے جو بنا ہے اس سے پورا آپ کا ناردرن ریجن جو ہے وہ بن سکتا ہے اور ہم نے پشاور کو ڈی آئی خان سے Connect کرنا ہے تین سو ارب روپے کا پراجیکٹ ہے وہ ہم جیب سے تو نہیں دے سکتے نا، اس کے لئے بھی Debt یا Acuity کی ضرورت ہے لیکن وہ ایک زبردست پراجیکٹ ہے تو یہ سارا جو ہے وہ Thought out ہے میری Request یہ ہے کہ اس پہ ایم پی ایز اگر چاہیں تو پورا جو فنانس کے Basics ہیں ان پہ ان کو ایک بریف دے دیتے ہیں تاکہ یہ ہمیں بہتر طریقے سے چیلنج کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، امید ہے آپ Satisfied ہو گئی ہوں گی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم Brief دے دیں گے تو اس کو کمیٹی میں بھیجیں، ہمیں اتنی سمجھ نہیں ہے، ہم وہاں پہ صحیح سمجھ لیں گے۔ جو ہمارا کہنا ہے کہ قرضہ جات بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں اور ان کی واپسی کی تفصیل یہاں پر تو ایسے Experts ہیں کہ جو ڈالر کے ریٹ کا بھی کچھ اور طرح کی تشریح کرتے، تو ہمیں بھی اس میں سمجھ آ جائے گی کہ کس طرح ہم نے اس کو واپس کرنا ہے؟ ہمارے صوبے پہ جو بوجھ ہے، ہمیں اس کی فکر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور صاحب۔

وزیر خزانہ و صحت: جناب سپیکر، Briefing کرنی ہے، کمیٹی میں بھیجنا ہے، مجھے کوئی وہ ایشو نہیں، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، ٹھیک ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): صاف اور شفاف۔

وزیر خزانہ: ہاں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 14243, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 13711, Muhtarma Shagufta Malik Sahiba.

* 13711 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر انتظامیہ فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پختو نخوا ہاؤس ایبٹ آباد میں پرائیویٹ لوگوں کو بھی کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 19-2018 کے دوران کتنے پرائیویٹ افراد نے مذکورہ ہاؤس میں قیام کیا ہے، نیز ان سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل دی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی نہیں، پختو نخوا ہاؤس ایبٹ آباد میں پرائیویٹ لوگوں کو کمرے عارضی رہائش کے لئے الاٹ نہیں کئے جاتے ہیں،

سرکاری عارضی رہائش گاہوں میں صرف وزراء صاحبان، مشیران، اسپیشل اسسٹنٹ صاحبان برائے وزیر اعلیٰ، عوامی نمائندگان اور سرکاری افسران واہلکاران کو کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں۔

(ب) ایضاً۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: مننه سپیکر صاحب، دا سوال خو زما Already مخکښې چې کوم د خيبر پختونخوا هاؤس حوالې سره وو نو دا Same Question او هغه سوال چې دے هغه کميټئ ته هغه شوے دے او زما په خيال دا او هغه ايشو يو دے ، نو هيڅ هغه نه دے جی، نو زما خيال دے هغې سره به ئے ډسکس کړو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تهيک شوه، تهينک يو جی۔ کوسچن نمبر 13834 محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 13834 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Ombudsperson اور Ombudsman موجود ہیں اوران کی تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ دونوں عہدیداروں کی تنخواہ اور دیگر مراعات و اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید احمد حسین شاہ(معاون خصوصی سماجی بہبود) جواب (جناب فضل شکور وزیر قانون نے پڑھا):</u>

(الف) محترمہ رخشندہ ناز کی تقرری بطور محتسب برائے ہراسیت مورخہ 21-2-2022 کو ہوئی ہے (تفصیل ایوان کوفراہم کی گئی ہے)

(ب) محتسب برائے ہراسیت کی تقرری کا طریقہ کار: محتسب برائے ہراسیت کی تقرری "کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ (ترمیمی) ایکٹ 2018 کے سیکشن 5 کے تحت Search and Scrunity Committee کی سفارشات پر کیا جاتا ہے۔

تقرری کی مدت: محتسب برائے ہراسیت کی تعیناتی کا دورانیہ تین سال کے لئے ہوتا ہے اور مراعات گریڈ اکیس (21) کے آفیسر کے برابر ہوتی ہیں۔

محتسب برائے ہراسیت کی آخری تنخواہ ایک لاکھ تیئس ہزار پانچ سو اٹھاون روپے (1,23,558/-) تھی لیکن محتسب برائے ہراسیت نے 01-03-2021 سے 31-01-2022 تک تنخواہ وصول نہیں کی کیونکہ انہیں

قانون کے مطابق نہیں دی جارہی تھی جبکہ وفاق اور دیگر صوبوں میں ان کے دیگر ہم منصب زیادہ تنخواہیں لے رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے محتسب برائے Harassment کی تقرری کا طریقہ کار پوچھا ہے تو طریقہ کار تو یہاں پہ واضح ہو گیا ہے اور پھر جو ان کی معیاد مطلب جو Job ہوتی ہے، اس کا بھی یہاں پہ انہوں نے جواب دے دیا ہے لیکن جو آخری ہے کہ ان کی تنخواہ کتنی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ہماری جو Provincial Ombudsman ہے، Ombudsperson ہے، یہ جناب سپیکر، ایک ایک دن میں تین تین کچہریاں لگاتے ہیں، چھ چھ، یعنی ہراسگی کے یا دوسرے جو مقدمات ہوتے ہیں مطلب وراثت کے جناب، یہ سنتے ہیں اور ان کی تنخواہ صرف ایک لاکھ تیس ہزار روپے ہے، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، ایک لاکھ تیس ہزار روپے ہے جناب سپیکر صاحب، جبکہ پنجاب میں وہ 13 لاکھ روپے لے رہے ہیں اور سندھ میں وہ 18 لاکھ روپے لے رہے ہیں، یہ وہی بات ہوئی کہ:

مکتب عشق کا دستور نرالہ دیکھا ۔۔۔ اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

تو یہی حال ہماری اسمبلی کا بھی ہے کہ Devolution کے بعد سب سے زیادہ Legislation اور سب سے زیادہ کام ہم کرتے ہیں لیکن مزے ایم این اے اور سینیٹرز اٹھاتے ہیں، ان کے پاس بلیو پاسپورٹ بھی Forever ہے ان کے پاس، ان کی تنخواہیں ہیں، ان کی جو چیئرپرسن کی تنخواہیں ہیں، ان کا جو کمیٹی کے ارکان ہیں ان کی تنخواہیں، تو سر، یہاں پہ بھی ایک خاتون بیٹھی ہوئی ہیں اور اس خاتون کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، تو میں اپنے لئے تو ظاہر ہے بات کر کر کے ہم تھک چکی ہوں، ابھی تو گورنمنٹ کا پتہ نہیں ہے کس وقت شاید بجٹ کے بعد یا بجٹ سے پہلے یا جیسے بھی، لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وقار خان مرحوم بے چارہ ہمیشہ مجھے سے پوچھتا تھا، تنخواہ کب زیادہ ہو گی، تنخواہ کب زیادہ ہو گی؟ دیکھیں جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ کسی گھر کا خرچہ ایک لاکھ تیس ہزار روپے یا ایک لاکھ پچاس ہزار روپے پہ یا پٹرول ہمیں خود استعمال کرنا پڑتا ہے، اپنی جیب سے استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کوسچن پہ آئیں، کوسچن پہ آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے ایک بات کرنے دیں کیونکہ یہاں پہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو میں اپنی بھی بات کروں گی، ان کے ساتھ لگی ہوئی بات ہے ناں کہ یہاں پر سی ایم صاحب نے اور تیمور خان جھگڑا صاحب نے ہمیں دس دفعہ مطلب Assurance دلائی کہ جی یہ ہو جائے گا، تو کیوں نہ آج میں یہ تیمور خان جھگڑا کے لئے یہ درخواست کروں کہ ہماری جو Salaries کا معاملہ ہے تو وہ Assurance کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ یہ وہی پہ پھر جواب دیں کہ اتنی دفعہ Assurance مل چکی ہے اور ہمارا کام نہیں ہو رہا ہے اور اسی طرح اس لیڈی کی تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کی تنخواہ پنجاب اور سندھ کے برابر تو نہیں کر سکتے ہیں آپ لوگ کیونکہ وہ اٹھارہ لاکھ روپے دے رہے ہیں اور تیرہ لاکھ روپے بھی نہیں کر سکتے آپ کہ پنجاب دے رہا ہے لیکن کم از کم آپ ان کی Salary ابھی ان کی دو لاکھ روپے ہوئی ہے، دو لاکھ Something ہوئی ہے، تو کم از کم ان کی پانچ چھ لاکھ روپے تک تو کر دیں تو مہربانی ہوگی اور مجھے اس پہ Assurance چاہیئے ہوگی کیونکہ وہ اپنا پٹرول استعمال کرتی ہیں، اپنی گاڑی، جبکہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب وفاقی Ombudsperson یہاں پر کشمالہ طارق صاحبہ آئیں تو باقاعدہ ان کے پاس لینڈ کروزر تھی، ان کے پاس گارڈز تھے، ان کے پاس باقاعدہ پروٹوکول تھا، تو یہ مطلب تفریق کیوں ہے، KP کے لوگوں کے ساتھ تفریق کیوں ہے؟ KP کی پولیس، پولیس کی بات کرتی ہوں، KP کی پولیس کا خون سستا ہے، KP کے ملازمین کا خون سستا ہے، KP کے اے پی ایس کا خون سستا ہے، Ombudsmen person کا خون سستا ہے، مجھے بتائیں کہ KP کے لوگوں کا کیا مسئلہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، صحیح کوسچن نگہت صاحبہ نے اٹھایا ہے، یہ خاتون محتسب جو ہے یہ خواتین کے حقوق کے لئے بات کرے گی اور جو اپنے حق کے لئے بات نہیں کر سکتی تو یہ ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ باقی صوبے کی خواتین کے لئے حق کی بات کرے گی؟ میں نے جو نوٹ کیا، پچھلے سال ان کو دس مہینے کی تنخواہ نہیں ملی، یہ ریکارڈ پہ ہے، یہ منسٹر صاحب پوچھ لیں، دس مہینے کی ان کو تنخواہ نہیں ملی، کیوں؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

کون ہے؟ شوکت یوسفزئی صاحب، آپ Respond کریں گے؟ جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، بہت اچھی طرف انہوں نے نشاندہی کرائی ہے، میں صرف آپ کے نوٹس میں لانا چاہوں گا سر، کہ ان کی تنخواہ ابھی Recently میرے خیال میں ایک دو مہینے پہلے بڑھائی گئی ہے، وہ ابھی 2 لاکھ 55 ہزار 250 روپے تک گئی ہے، حالانکہ

یہ کم ہے، میں یہ نہیں کہتا لیکن اسمبلی ممبران کی بھی تنخواہیں اتنی نہیں ہیں جتنی ان کی ہے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ فنانس کو بھی اس میں Involve کریں گے اور باقی جو Realistic وہ ہے، اس کے مطابق ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی تنخواہ میں اضافہ کی کوشش کریں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ بہت ہم سن چکے ہیں، میں لاء منسٹر صاحب کو بیٹوں کی طرح Deal کرتی ہوں، انہوں نے جواب دے دیا لیکن آج میں ان کو As a Minister deal کروں گی کہ آج مجھے یہ بتایا جائے، میں اس اگر مگر اور ہو سکتا ہے اور نہیں ہو سکتا ہے اور ان شاء اللہ ہو گا اور ان شاء اللہ یہ ہو گا۔

تو اگر مگر کی تو بات نہ کر مجھے یہ بتا کہ قافلہ لٹا کہاں

مجھے رہزنوں سے کوئی واسطہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

تو ادھر ادھر کی نہ بات کر مجھے یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ اگر مگر اور ادھر ادھر کی بات نہیں کرنا چاہتی ہوں اور رہزنوں سے بھی مجھے کوئی واسطہ نہیں ہے کہ کوئی کہاں پہ قافلہ لٹا کر وہ لے گئے ہیں، مجھے صرف آپ کی رہبری کا اور فنانس منسٹر کی اور چیف منسٹر کی رہبری کا سوال ہے، مجھے یہ بتایا جائے کہ کیوں نہیں یہ سارا کچھ ہو رہا ہے، آخر ہم کام نہیں کرتے ہیں؟ آپ دیکھیں KP Assembly جو ہے اس وقت ٹاپ پہ ہے Legislation میں، تو کیوں، ہم کیوں، ہم کیوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): دیکھیں، بی بی ایم پی ایز کے پیکج کی جو ہے وہ بات کر رہی ہیں۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں اس خاتون محتسب کی تنخواہ کی بات بھی کرتی ہوں۔

وزیر خزانہ و صحت: خاتون کا تو انہوں نے جواب دے دیا کہ ان کی تنخواہ جو ہے تو وہ ڈبل ہو گئی ہے، تو وہ ایک Serious issue ہے جناب سپیکر، Serious issue پہ پہلے تو تھوڑا Light note پہ کہتے ہیں

کہ دوچیزیں کبھی بھی، ایک ہمیشہ کم ہوتی ہے اور ایک ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے، تنخواہ جتنی بھی ملے وہ ہمیشہ کم ہوتی ہے، میرے خیال میں اسمبلی میں سب Agree کریں گے اور جو باہر بھی بیٹھے ہیں وہ چاہے وہ جرنلسٹ ہیں یا کوئی بھی دنیا میں تنخواہ سے خوش نہیں ہوتا اور جو چیز ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے، ٹیکس جتنا بھی کم ہو وہ جب جیب سے جاتا ہے تو ہمیشہ زیادہ لگتا ہے، یہ دو دنیا میں حقیقتیں ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایک بڑا Strong argument ہے، خاص طور پہ جو Public representatives ہیں، کہ ان کی تنخواہیں ایسی ہوں کہ وہ ان کو Encourage کرے کہ وہ کوئی اور جو ہے وہ Means of revenue سے وہ نہ کریں تاکہ ان کی پھر Reputation جو ہے وہ Safeguarded ہو۔ دوسری چیز، اس کے علاوہ بھی میرے خیال میں ایم پی ایز کا ایک Status ہے، تو اگر آپ دیکھ لیں جہاں پہ اٹھارہ گریڈ، انیس گریڈ، بیس گریڈ، اکیس گریڈ کے سرکاری افسروں کو صرف ایک Symbolic value کے لئے اگر ایک پیکج ملتا ہے تو جو Public representatives elected آتے ہیں اور یہ صوبے کا سب سے بڑا فورم ہے، تو اس لحاظ سے بھی یہ مناسب ہے، میں ذرا دونوں کا بتاتا ہوں، Actually گریڈ بائیس میں نہیں، گریڈ 23 میں میرے خیال میں Public representatives ہوتے ہیں جناب سپیکر، جو ایشو ہے وہ صرف یہ ہے کہ Public representatives نے ایک Example set کرنا ہوتی ہے اور اس ملک کے مالی حالات کبھی اچھے نہیں رہے، تو اس کی ایک فائل Move ہوئی ہے، فیصلہ تو اس گروپ نے کرنا ہے، فنانس کا کام ہے اس کے لئے پیسہ مختص کرنا، ایک جو میں Serious بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تنخواہیں ہمیں زیادہ کرنی ہیں اور سب کی کرنی چاہئیں اور کرتے بھی ہیں، پھر ہمیں جیسے میں نے پچھلے سوال پہ کہا کہ ہمیں ایک Serious debate اور جو اچھے Steps ہوں گے ان کی مخالفت نہیں کرنا پڑے گی Financial management کے لحاظ سے ورنہ ہمیشہ یہی ہوگا۔ ایک حکومت نے تین سال جو ہے، ابھی جو اسلام آباد میں حکومت ہے، تین سال انہوں نے اسی کی تنقید کی کہ قرضے کیوں لینے جارہے ہیں، یہ قیمت کیوں نہیں کم کررہے، تنخواہیں کیوں نہیں زیادہ کررہے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ، ابھی ان کو وہی مسئلے درپیش ہیں تو اب آگے جو ہے جو Pension reforms کا بل آتا ہے، جو جس طریقے سے ہم Recruitment کرتے ہیں وہ ساری ٹھیک ہوں گی تو پیسہ زیادہ ہوگا تو پھر سب کو بہت بہتر Economic packages مل سکیں گے۔ یہ بات میں نے صرف اس لئے کی کہ سارے ایم پی ایز کے ذہن میں یہ نہ ہو کہ اگلی بار ایک اچھا Reform کا Step آجائے تو اس پہ تنقید ہونا شروع ہو جائیں کیونکہ وہ Popular ہوگا۔ تو جناب سپیکر، بس یہ میں

کرنا چاہ رہا تھا، میرے خیال میں جو ایم پی ایز کی جو فائل ہے وہ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے، جیسے ہی وہ وہ آ گے Move کریں گے تو وہ آ گے جائے گی، تو یہ آپ کے اور ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، تو یہ فائل چیف منسٹر صاحب کے پاس، یہاں سے Approval ہو کر چلی گئی ہے، مجھے پتہ ہے کیونکہ میں اس کمیٹی میں موجود تھی، میں تھی، عاطف خان صاحب تھے، ہماری اپوزیشن کے دو تین لوگ تھے اور پی ٹی آئی سے کچھ دو تین لوگ تھے، شوکت صاحب بھی میرے خیال سے اس میں موجود تھے۔ جناب سپیکر، اب فائل اس لئے رکی ہوئی ہے کہ ہمارے جو Ex- Prime Minister ہیں عمران نیازی صاحب، وہ اس کو Approval دیں گے تو یہ ہوگا، تو جناب سپیکر صاحب، یہ ایک دیکھیں، میں تنقید نہیں کرتی ہوں، میں تنقید برائے تنقید کبھی نہیں کرتی ہوں، ادھر سے تنقید آ جاتی ہے تو پھر میرا Reaction اور ہوتا ہے، جب میری لیڈرشپ پہ بات آتی ہے تو پھر میرا اور ہوتا ہے لیکن میں تنقید برائے تنقید نہیں کرتی ہوں، دیکھیں جو پریزیڈنٹ صاحب تھے انہوں نے اپنی تنخواہ بڑھالی، جو گورنر صاحب تھے انہوں نے اپنی تنخواہ بڑھالی، شاہ فرمان صاحب کی بات کر رہی ہوں، جو پرائم منسٹر صاحب تھے انہوں نے اپنی تنخواہ دو لاکھ سے آٹھ لاکھ روپے کر دی، اس وقت کوئی تنقید نہیں ہوئی، اور بلوچستان میں اس وقت چھ چھ لاکھ روپے لوگ لے رہے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ سی ایم صاحب سے کہیں Bold step لیں اور عمران خان صاحب کو، جو کہ ہمارے Ex-Prime Minister رہ چکے ہیں تو ان کو یہ بتائیں کہ حالات کیا جا رہے ہیں؟ پٹرول کا نرخ دیکھ لیں، آٹے کا نرخ دیکھ لیں، دوسرے نرخ دیکھ لیں، تو ہم تو ان عام لوگوں میں آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، آپ اور شوکت یوسفزئی صاحب دونوں سی ایم صاحب کے ساتھ بات کریں، جس طرح میڈم نے کہا، آپ ان کے ساتھ بات کر لیں جی۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ وصحت: یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے اپنی تنخواہ بڑھائی ہو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ وصحت: یہ آپ کو بھی اور ہاؤس کو پتہ ہونا چاہیئے اور میرے خیال میں اگر مجھے یاد ہے، ہاں جی، ایم این ایز کے برابر کی گئی ہے تو یہ ریکارڈ کی درستگی کے لئے ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک کیا ہے۔ دوسرا، میڈم نے ایک بات اپنے اس میں کی کوئسچن میں کہ بلیو پاسپورٹ کا ذکر انہوں نے کیا تو پچھلی حکومت تھی تو ان سے تو نہ ہو سکا، ابھی فیڈرل میں ان کی حکومت ہے، دیکھتے ہیں میڈم، اس پہ کیسا عمل درآمد کرتی ہیں؟ اس سے توقع رکھتے ہیں کہ اس پہ وہ عمل درآمد کرائیں گے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس پہ جو Stance پہلے تھا اب بھی میرا وہی Stance ہے کہ اگر راناثناء اللہ صاحب جو ہیں جو کہ ہمارے Interior Minister ہیں، شیخ رشید صاحب نے تو اس پہ پاؤں رکھے رکھا اور اس طرف میں آپ کو بتاؤں سر، وہ اس لئے رکھے رکھا کہ ہمارے جو سپیکر صاحبان ہیں، اگر آپ کے پاس کوئی چیز آتی ہے، اگر آپ اس کو ردی کی ٹھوکری میں نہیں پھینکتے ہیں اور اس کو آپ Process کرتے ہیں تو کوئی جواز نہیں ہے کہ وہ چیز نہ ہو، لیکن ابھی راناثناء اللہ صاحب سے امید کرتی ہوں اور میری یہ ریکارڈنگ میں ان کو بھیجوں گی کہ ہمارا بلیو پاسپورٹ جو ہے جو میں نے ایک قرارداد Unanimously یہاں سے پاس کرا کے بھیجی تھی کہ جیسے ایم این ایز اور سینیٹرز With family جو ہے تو ان کے بلیو پاسپورٹ ان کو Forever ملتے ہیں، ایم پی ایز کے لئے بھی وہی ہونا چاہیئے کیونکہ ایم پی ایز بلکہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ سے زیادہ Legislation کرتے ہیں، وہ زیادہ کام کرتے ہیں، تو ان کا حق بنتا ہے کہ ان کو بلیو پاسپورٹ بھی ملے اور ان کو جو ان کی سیکورٹی کے لئے اسلحہ ہے وہ بھی ان کو ملے، جو مراعات ایک ایم این اے کو مل رہی ہیں تو تمام یہاں پہ ملیں، یہ میں خود یہاں یہ ریکارڈنگ ان کو بھیجوں گی Otherwise ظاہر ہے جیسے ہم شیخ رشید کو اگر اچھے الفاظ میں استعمال نہیں کر سکتے ہیں تو پھر ہم ان کو بھی اچھے الفاظ، اچھے الفاظ ان کے لئے بھی استعمال نہیں ہونگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اسمبلی آپ سے یہی توقع رکھ رہی ہے۔ تھینک یو جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اسمبلی آپ سے یہی توقع رکھ رہی ہے۔ کوئسچن نمبر 13860، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 13860 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں دس ارب روپے کی مالی امداد بینک آف خیبر کے ذریعے فراہم کرنے کا پلان دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس امدادی رقم کی تقسیم کے لئے کیا طریقہ کار اپنایا گیا ہے، یہ امداد کن لوگوں کو فراہم کی جائے گی، اس کی وضاحت کی جائے اور اب تک صوبہ بھر میں اس مد میں سے جن لوگوں کے ساتھ معاونت کی گئی ہے ان کی ضلع وار تعداد، فی کس امداد کی مالیت اور مستفید افراد کی فہرست فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ رواں مالی سال 2021-22 میں بینک آف خیبر کو دس ارب روپے مختلف سکیموں کی مد میں فراہم کئے جانے تھے۔

(ب) ان سکیموں میں نئے انضمام شدہ اضلاع کے لئے ایک ارب روپے سے شروع کیا جانے والا پروگرام "انصاف روزگار سکیم" کو مزید بیس کروڑ روپے دیئے جائیں گے۔ اس سکیم کے ذریعے 31-12-2021 تک منظور شدہ کیسز 4573 کے تحت ایک ارب پانچ کروڑ 26 لاکھ 77 ہزار روپے دیئے گئے ہیں اور اب تک 41 کروڑ 61 لاکھ 41 ہزار 515 روپے وصول کئے گئے ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ مزید کئی دوسری سکیم انصاف روزگار پروگرام خیبر پختونخوا کے تحت 28 اضلاع کے لئے جس میں ٹورازم اور Youth Affairs کی تین سکیمز شامل ہیں جو جلد شروع کی جائیں گی۔

مندرجہ بالا سکیم کے علاوہ وفاقی حکومت کی "کامیاب جوان" سکیم اور ایس ایم ای (SAAF) پر عمل درآمد جاری ہے، SAAF Scheme تین ہزار چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کو بارہ ارب روپے کے قرضہ جات دیئے جائیں گے، یہ قرضہ صرف شخصی ضمانت پر کاروبار کے لئے ہوگا جس پر شرح سود صرف Nine percent سالانہ ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے اس میں ضمنی سوال یہ کرنا ہے کہ ان سکیموں کے تحت Merged اضلاع میں جو درخواستیں وصول ہوئی تھیں تو وہ اس جواب سے جو نظر آرہا ہے تو وہ درخواستوں کی جو تعداد سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک وصول ہوئی ہیں لیکن ان درخواستوں کی منظوری کی اتھارٹی کن وجوہات اور کن شرائط کی بنیاد پر دی گئی تھی؟ جبکہ کسی ضلع سے درخواستیں ہزاروں وصول ہوئی ہیں اور کسی سے سینکڑوں میں ہوئی ہیں جبکہ مستفید ہونے والے افراد کی تعداد پچاس تک ہے، اس کی کوئی سمجھ نہیں آرہی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concern Minister, to respond, Taimur Jhagra Sahib.

وزیر خزانہ و صحت: جناب سپیکر، یہ Again بڑا میں داد دوں گا، بڑی ڈیٹیل سے جواب دیا گیا ہے۔ دیکھیں، میرے خیال میں جوان کو ایک صرف ایشو ہے وہ یہ ہے کہ Cases decline زیادہ کیوں ہیں؟ جب بینک قرضے دیتا ہے تو اس میں ہمیشہ بہت سے لوگ ایسے Apply کریں گے جو کہ Eligible نہ ہوں یا جنہوں نے صحیح جو فارمز نہ Fill کئے ہوں تو اگر یہاں پر ڈیٹا دیکھ لیں، جو Status of Insaaf Rozgar Scheme On 31-12-2021 ہے تو تقریباً آٹھ ہزار فارمز دیئے گئے ہیں اور اس میں 8,161 applications جو ہیں وہ Enter کی گئی ہیں تقریباً 7963 applications review ہوئی ہیں اور جو Approved cases ہیں وہ 4585 ہیں، تو یہ تو Fifty percent سے زیادہ کیسز جو ہیں وہ Approve ہوئے اور اس میں اچھی بات یہ ہے اور یہ لوگوں کو بھی داد دینا پڑے گی بینک کے سسٹم کو بھی داد دینا پڑے گی کہ اس میں جو Recovery rate ہے وہ Exact number مجھے نہیں پتہ یہاں پہ ہے لیکن اگر مجھے یاد پڑتا ہے تو کوئی Ninety nine percent سے زیادہ ہے۔ اب ہم نے انصاف روزگار سکیم کے بجائے، حالانکہ یہ ایک Revolving scheme ہے، اس سکیم میں Loans آتے جاتے ہیں، Reimburse ہوتے جاتے ہیں، ہم نے خیبر بینک کے Through کوئی چوبیس (24) ارب روپے کی اور سکیمز بھی پورے خیبر پختونخوا کے لئے لگائی ہیں، ان میں ایک دو کا افتتاح بھی ہوا ہے اور ان شاء اللہ بجٹ میں ان پہ اور بھی روشنی ڈالیں گے لیکن اگر یہ آپ دیکھ لیں تو آٹھ ہزار میں سے ساڑھے چار ہزار Applications کا Approve ہونا یہ تو Applicants کو داد دینی چاہیئے کہ اتنی اچھی Quality جو ہے وہ، ہاں ہاں ٹورازم کے لئے اور انڈسٹریز کے لئے علیحدہ Loan schemes ہیں لیکن یہ انصاف روزگار سکیم تو بڑی Successful رہی ہے، بڑا اچھا Approval rate رہا ہے اور بڑا اچھا Return rate رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، اگر منسٹر صاحب یہ بھی بتادیں کہ Merged اضلاع میں یعنی بہت کم تناسب یہاں پہ سامنے آرہا ہے تو Merged اضلاع میں سے کیوں ایک تو درخواستیں موصول نہیں ہوئیں اور اگر ہوئی ہیں تو ان پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا؟ اس لئے کہ Merged اضلاع یہاں پہ اس جواب کے تناظر میں بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: مجھے تو جناب سپیکر، نہ ہونے کے برابر نہیں لگتا، یہ ایک سکیم ہے چھوٹے بزنس کے لئے، آٹھ ہزار اگر آپ یہ تقریباً میرے خیال میں ایک ارب Plus روپے ہوئے، تو اگر Disburse ہوئے تو اگر آپ ایک ارب Plus روپے پانچ ہزار Applications میں آپ لگا لیں جن کو Disburse ہوئے تو Loan کی کوئی سائز نہیں بنتا ہے، Let's say کہ اگر ایک ارب روپے Disburse کرنے تھے اور اس میں ایک لاکھ لوگوں کو دینے تھے تو وہ تو دس دس ہزار روپے ایک قرضہ کے بنتے ہیں، ان سے تو کچھ بنتا نہیں ہے اس لئے اس کو Scale up کرنے کے لئے ایک صوبائی گورنمنٹ کی سکیم تھی اور ایک عمران خان صاحب کی فیڈرل گورنمنٹ کی، دو سکیمیں تھیں، جناب سپیکر، جو صوبائی گورنمنٹ کی سکیمز ہیں چوبیس (24) ارب کی، وہ تو چل رہی ہیں پورے صوبے کے لئے Including merged اضلاع، Merged اضلاع کا اوسطاً حصہ پانچ ارب روپے بنتا ہے تو پانچ گنا زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں گے لیکن جناب سپیکر، جو دو سکیمز تھیں عمران خان صاحب کی، "کامیاب جوان" اور "کامیاب پاکستان"، "کامیاب جوان اور کامیاب پاکستان" کو روک دیا گیا ہے، یہ انفارمیشن آ رہی ہے کہ روک دی گئی ہیں، Applications process نہیں ہو رہی ہیں، "کامیاب پاکستان" اسی طرح کے چھوٹے قرضوں کے لئے تھا جو "اخوت" ایک NGO ہے اس Through چلایا جاتا ہے جو مسجدوں میں قرضے دیتے ہیں، ان کے ساتھ بھی ہماری سکیم ہے دو ارب روپے کی، اور Interesting بات یہ ہے کہ اس "اخوت" کے ساتھ شہباز شریف صاحب دس دس سال کام کرتے رہے ہیں لیکن چونکہ یہ سکیم عمران خان صاحب کے ساتھ Identified ہے اس کو روک دیا ہے، لوگوں کو یہ تکلیف نہیں دینی چاہیئے اور میں اپوزیشن کے سارے ممبران سے یہ ریکویسٹ کروں گا کیونکہ اسلام آباد میں تو ابھی ان کی چلتی ہے کہ یہ برائے مہربانی ان کو بتائیں کہ یہ دو جو سکیمز ہیں یہ خیبر پختونخوا کے غریب لوگوں کے لئے بڑی Important ہیں اور ان کو نہ روکیں اور خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تفصیلی جواب اس کا آ گیا ہے جی۔ کوئسچن نمبر 13930، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 13930 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران صوبہ بھر میں ڈیویلپمنٹ کی مد میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) گزشتہ اور موجودہ مالی سال کے دوران صوبہ بھر اور ضم اضلاع میں ڈیویلپمنٹ کی مد میں سب سے زیادہ فنڈز کن اضلاع کو جاری کئے گئے ہیں، جاری شدہ فنڈز کی ترتیب وار مالیت اور اضلاع کی درجہ بندی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ اور موجودہ مالی سال کے دوران صوبائی فنڈز سے جن اراکین قومی اسمبلی و سینیٹ آف پاکستان کو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں، ان ممبران کے نام اور جاری شدہ فنڈز کی الگ الگ مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت):</u> (الف) مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 2020-21 کے دوران صوبہ بھر میں جو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں، ان کی محکمہ وار تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) گزشتہ اور موجودہ مالی سال کے دوران صوبہ بھر اور ضم اضلاع میں جو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں، ان کی محکمہ وار تفصیل لف ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ مزید یہ کہ محکمہ فنانس تمام ترقیاتی امبریلہ سکیموں کو فنڈز جاری کرتا ہے جس کی ضلع وار تقسیم متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے، لہذا جاری شدہ فنڈز کی ترتیب وار مالیت اور اضلاع کی درجہ بندی کی تفصیل کے لئے متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا جائے۔

(ج) گزشتہ مالی سال کے دوران صوبائی فنڈز سے کسی بھی رکن قومی اسمبلی و سینیٹ آف پاکستان کو ترقیاتی فنڈز جاری نہیں کئے گئے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میرا یہ جو سوال ہے یہ میں نے 2018-19, 2019-20, 2020-21 کے صوبہ کی جو ADP ہے، Annual Development Program ہے اس کے حوالے سے کیا ہے۔ اس سوال کے اندر دو سقم موجود ہیں، ایک جو میں نے معلومات مانگی ہیں، انہوں نے وہ معلومات مجھے فراہم نہیں کی ہیں۔ دوسری، ایک جگہ پہ انہوں نے غلط معلومات فراہم کی ہیں اور میں Explain کرتا ہوں سر، یہ جو معلومات مجھے دے رہے ہیں، یہ معلومات میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ وہ مجھے سنیں، یہ جو معلومات ہیں یہ تو Annual Development Program کی جو Book ہے اس کے اندر Available ہیں، آپ ہمیں بجٹ کے

دوران کی جو Documents دیتے ہیں، ان Documents کے اندر یہ معلومات Available ہیں جو آپ نے مجھے دی ہیں، میں وہ نہیں مانگ رہا جو اس Book کے اندر Available نہیں ہیں، میں وہ معلومات مانگ رہا ہوں۔ میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے ضلع وائز ضم اضلاع اور باقی Settled اضلاع کے اندر کتنے فنڈز سالانہ ترقیاتی فنڈ سے ریلیز کئے ہیں؟ ضلع وائز تفصیل فراہم کریں اور جن ضلعوں کو زیادہ ملے ہیں، ان ضلعوں کے نام لکھیں۔ تو اس نے مجھے Sectoral allocations اور Sectoral releases فراہم کی ہیں کہ ایگریکلچر کو ہم نے اتنی ریلیز کئے ہیں، ہم نے روڈ سیکٹر میں اتنے ریلیز کئے ہیں، بھئی Sectoral تو آپ کی ADP Book کے اندر موجود ہیں، وہ تو میں خود پڑھ سکتا ہوں مجھے Sectoral کی کیا ضرورت ہے؟ دوسری جو غلطی انہوں نے کی ہے، میرے خیال میں ان میں سارے ممبران میری بات کو Verify کریں گے، میں نے سوال پوچھا ہے (ج) پہ کہ آپ نے اراکین قومی اور صوبائی اسمبلی کو کتنے ترقیاتی فنڈز دیئے ہیں، ان کی تفصیلات اور نام وغیرہ جاری کئے جائیں تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم نے اراکین قومی اسمبلی کو کوئی فنڈ جاری نہیں کیا ہے، اراکین سینیٹ کو کوئی فنڈ نہیں دیا ہے، تو ظاہر ہے کہ اس کے تو ہمارے پاس Documentary proofs موجود ہیں، ان کے لیٹر ہیڈز پہ ان کے دستخط موجود ہیں وہ ہیڈ جس ہیڈ سے ان کو پیسے دیئے جاتے ہیں District Development Plan اور MSD اور ان کے سارے Heads ہمارے ساتھ موجود ہیں تو یہ نہ صرف انہوں نے غلط معلومات فراہم کی ہیں بلکہ غلط بیانی سے بھی کام لیا ہے تو اس اسمبلی کو جو گمراہ کرتا ہے، اس کو غلط Information فراہم کرتا ہے تو کیا خیال ہے یہ مطلب اسمبلی کے Privilege کو Breach نہیں کرتا ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟

<u>جناب ظفر اعظم</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سپلیمنٹری ہے، جی۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، ظفر اعظم صاحب۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: جی، میں تو بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ چونکہ ایم این اے صاحب کے فنڈز میرے حلقے کے ضلع کرک کے، خود منسٹر صاحب نے Head کیا ہوا ہے، Sixty percent اس کو دیا ہوا ہے Twenty percent مجھے اور Twenty percent نثار کو دیا ہوا ہے، خود اس نے کیا ہوا ہے،

Steering committee کی میٹنگ اس میں ہوئی، یہ اس میں بھی موجود تھا اور ایم این اے کو اس نے فنڈ میرے ساتھ Steering committee کے وہ پورے منٹس موجود ہیں، اس میں بھی Sixty percent ان کو، میرے صوبائی Head سے پیسے جو جا رہے ہیں ہمارے، تو Sixty percent ایم این اے کو دیئے اور Twenty percent مجھے اور Twenty percent نثار کو، تو کس طرح یہ، ایسا بندہ جو ان سے ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ غلط بیانی ہو سکتی ہے، تو کم از کم اس ہاؤس کا خیال رکھتے ہوئے اپنی Chair کا خیال رکھتے ہوئے اس کو میرے خیال میں کمیٹی کے حوالے کیا جائے یا ووٹ کرا دیا جائے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں خود بھی، میری بھی یہ ڈیمانڈ ہے، یہ بڑا Serious Question ہے اور اس میں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u>: زه په ضلع دیر کښې، دیر پائین کښې، دا دیر بالا کښې هم شوې ده او په دیر پائین کښې هم، زمونږه ستاسو دې ایم پی اے ګانو صاحبانو له چې خومره، پینځه ایم پی اے ګان دی، دوئ له ئے هم ورکړی دی په امبریله کښې او د دوئ نه ئے زیاتې ایم این اے صاحب له، محبوب شاه له او بشیر خان له، سات سو (700)ملین روپۍ بشیر خان له By name, by name ئے ورکړې دی، په امبریله کښې، په ملاکنډ پیکج کښې دوئ له هم ورکړی دی هغوی له هم ورکړی دی، ما له ئے پکښې یو روپۍ نه ده راکړې او بیا دهغې سره لکه PK-16 ئے ورسره باقاعده لیکلې ده چې ددې فنډ دے، ته بشیر خان ته ملاؤ شو، نو د قومی اسمبلی ممبر دے، ایم این اے دے، اوس دا ده چې دا تاسو مهربانی اوکړئ چې دا کمیټۍ ته حواله کړئ، ددې به صحیح تفصیل را اوځی، زمونږ سره خو ثبوت را سره دے، By name دی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر، زه هم دغه خبره کوم بنه۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دے جواب درکوی کنه۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: او نو مونږ چې دے، مونږ ته دا اوکړی چې دا د دې Proper audit د دې کوئسچن آډټ اوشي۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی، تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): جناب سپیکر، فنڈز کا، سارے بجٹ کا، سارے Expenditure کا آڈٹ کا سسٹم تو ہوتا ہے لیکن احترام کے ساتھ میں اپوزیشن کے ساتھ Agree نہیں کرتا، اور میں وہ بتاتا ہوں کہ میں کیوں Agree نہیں کرتا؟ نہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نہ گورنمنٹ نے کوئی غلط بیانی اختیار کی ہے۔ پہلی چیز تو یہ ہے جناب سپیکر، کہ جو انفارمیشن فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہوتی ہے، جیسے قرضوں کی کبھی کسی نے اتنی ڈیٹیل نہیں دی ہوگی اور کبھی کسی نے اتنی انفارمیشن Public نہیں کی ہوگی، عنایت صاحب نے بھی تعریف کی تھی پچھلے بجٹ میں کہ Books اور ڈیٹیل بہت بہتر ہو گئی ہیں، اسی سے Governance بہتر ہوتی ہے، پہلی چیز۔ دوسری چیز جناب سپیکر، ڈسٹرکٹ ڈیٹیل میں ایشو یہ ہے کہ یہ جو فنانس کا بڑا ڈیٹیل سسٹم ہے، وہ District wise fund کو دیکھتا نہیں ہے، وہ فنانس کے لئے Possible نہیں ہے، اس کے لئے بالکل جس ڈیپارٹمنٹ سے عنایت صاحب جو ہیں وہ اس سے Details مانگنی پڑے ان کو جو ہے وہ دیکھیں، میں خود ان کی مدد کروں گا کہ جس لیول تک جو ہے وہ Details موجود ہوں، لیکن معذرت کے ساتھ اس سوال کا ایک سیاسی رخ بھی ہے، کیونکہ یہ ایک Traditional approach ہوتی تھی کہ اپنے Districts کو صرف زیادہ فنڈز دیئے جائیں، جناب سپیکر کیونکہ اگر آپ Actual یہ دیکھیں تو آپ دیکھیں، پشاور میں بہت سے سیکٹرز میں، آپ کا تعلق بھی پشاور سے ہے میرا بھی ہے، بہت سے سیکٹرز میں، پشاور میں Development schemes نہیں ہوتیں کیونکہ پشاور شہر ہے، وہاں پہ بہت سا جو بجٹ ہے وہ Recurrent بجٹ سے جاتا ہے، اسی طرح بہت سا جو ہے وہ جب آپ نے کسی ڈسٹرکٹ میں گورنمنٹ کا Investment کا دیکھنا ہوگا تو آپ نے پورے بجٹ کو دیکھنا ہو گا صرف Development بجٹ کو نہیں دیکھنا ہو گا، تو یہ جو تقسیم ہے یہ Technically بھی غلط ہے، اگر آپ پاکستان تحریک انصاف کی سکیمز کی، جو Actual وہ سکیمز ہیں جو کہ ہم Actually implement کرنا چاہتے ہیں، اس میں ہم نے کسی حلقے کی تفریق نہیں کی، آپ صحت کارڈ کو دیکھ لیں، عنایت صاحب کے ہر ووٹر کے پاس صحت کارڈ ہے یا نہیں ہے، اپوزیشن کے ہر رکن کے ہر ووٹر کے پاس صحت کارڈ ہے یا نہیں ہے، آپ جو ہے احساس پروگرام دیکھ لیں، جب ہم نے دیکھا اور بنایا تو اس میں کسی حلقے میں تفریق ہوئی؟ زیادہ تر تو ایم پی ایز اس کو Distribute بھی نہیں کرتے، جناب سپیکر جو تیسری بات ہے ہم سب کو Mustafa Impacts Case کا پتہ ہے فنڈز کسی ایم پی اے، ایم این اے کے نام جاتے نہیں ہیں، تو یہ کہنا کہ فلانے MPA کو کتنے ملے، فلانے MNA کو کتنے ملے، یہ ممکن ہے ہی

نہیں، یہ ہوتا ہی نہیں ہے، ہاں ایم پی ایز سے، ایم این ایز سے جو ہیں وہ Applications آتی ہیں وہ پراسیس ہوتی ہیں، کچھ Priorities کرنا پڑتا ہے، ایک سال عنایت صاحب کے حلقے میں زیادہ کام ہو گا، ایک سال جو ہے وہ شوکت صاحب کے حلقے میں زیادہ کام ہو گا، وہ Bigger picture میں دیکھنا چاہیئے، جناب سپیکر صاحب، اس موقع کا فائدہ لیتے ہوئے میں یہ ضرور ایشو Raise کرنا چاہوں گا، میں نے کل پریس کے سامنے بھی Raise کیا تھا، فنڈز ملیں گے تو فنڈز استعمال ہوں گے، Settled اضلاع کے فنڈز کو جو وہ ملتے ہیں ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے، کیونکہ قبائلی اضلاع ایک بہت اہم حصہ ہے اس پورے ملک کا، اور قبائلی اضلاع حالانکہ ہم پہ، ہم پہ بڑی تنقید ہوئی جناب سپیکر On the record ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے جو فنڈز قبائلی اضلاع کے لئے آتے تھے وہ تقریباً چالیس ارب سے، Actual funding کی میں بات کر رہا ہوں، ایک سو سو پچاس ارب تک عمران خان صاحب نے کئے، جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے جناب سپیکر چوتھے کوارٹر کا ایک روپیہ نہیں ریلیز ہوا، میں Repeat کرتا ہوں، چوتھے کوارٹر کا قبائلی اضلاع کا ایک روپیہ نہیں ریلیز ہوا، سترہ ارب روپے میں سے، جناب سپیکر تمام پارٹیاں پاکستان کی، سوائے پاکستان تحریک انصاف کے فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہیں، تمام پارٹیوں نے تنقید کی کہ سو ارب کہاں گئے، سو ارب کہاں گئے، ایک سو پچاس، ایک سو ساٹھ ارب روپے قبائلی اضلاع پہ عمران خان صاحب نے لگائے، ایک اپوزیشن کے ممبر نے اس پہ تنقید نہیں کی کہ قبائلی اضلاع کو فنڈز کیوں نہیں ریلیز ہوئے، ہمارے Administrative officers جو ہے وہ ہر روز Finance division سے کہہ رہے تھے، جب کوئی Response نہیں آیا، کل مجبوراً مجھے پریس کانفرنس کرنی پڑی، اگر قبائلی اضلاع کو فنڈنگ نہ ملے، سترہ ارب روپے کا کام رک جائے، تو جناب سپیکر قبائلی اضلاع کی Economy پہ، قبائلی اضلاع کی جو Economy سے جو روزگار بنتے ہیں، اس کا جو حال ہو گا تو I am sorry to say ہم تو اپنی Fight لڑیں گے لیکن یہ ابھی Responsibility ان لوگوں کی بنتی ہے جو اسلام آباد میں اس گورنمنٹ کو سمجھائیں کہ مہربانی کے ساتھ قبائلی اضلاع کے ساتھ سیاست نہ کریں، ان کے فنڈز جلدی سے جلدی ریلیز کریں، کیونکہ ان لوگوں کا پاکستان میں سب سے پہلے حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو میں یہ بات Clarify کر دوں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے اگر اس حکومت کے آنے کے بعد Erstwhile FATA اور ضم اضلاع کے فنڈز روکے جا رہے ہیں، اس صوبے کے فنڈز

روکے جارہے ہیں تو میں As a Provincial Assembly Member حکومت کو اور ہاؤس کو Assurance دلاتا ہوں کہ میں آپ کے ہر احتجاج کے اندر اس میں آپ کا ساتھ دوں گا، نمبر ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب کو Remind کرانا چاہتا ہوں، جب مرکز کے اندر آپ کی حکومت تھی تو میں چل کر آپ کے پاس دس مرتبہ آیا ہوں کہ منسٹر صاحب، یہ جو Constitution کے اندر آرٹیکل 158، 160، 161 وغیرہ کے ایشوز ہیں، Net Hydel Profit کے ایشوز ہیں، نیشنل فنانس کمیشن کے ایشوز ہیں، اس طرح جو ہماراآبادی کے حساب سے زیادہ حصہ بنتا ہے، وہ مسئلے ہیں، Merged اضلاع کے مسئلے ہیں، میں نے آپ سے کہا تھا کہ گیس کے مسئلے ہیں Excise Duty on Oil وغیرہ کے مسئلے ہیں، یہ مسئلے ہم یہاں ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے سے اٹھاتے ہیں، آپ اس کو اسمبلی کے اندر وقت دیں لیکن منسٹر صاحب، جب آپ کی وہاں حکومت تھی تو آپ یہاں ان مسائل کو یہاں De-emphasize کرتے رہے ہیں، یہاں Kill کرتے رہے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میں اس وقت بھی آپ کے ساتھ تھا، اب بھی آپ کے ساتھ ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ لوگ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے، میرا خیال ہے کہ یہ لوگ بھی آپ، یہ خودکشی نہیں کریں گے کہ اس صوبے کے حقوق کے لئے آپ کے ساتھ نہیں رہیں گے، آپ آواز اٹھائیں، آپ اٹھیں، اس وقت اگر آپ نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی ہے، اس کا اللہ آپ سے پوچھے گا لیکن اگر اب دوبارہ آپ مرکز کے اندر، کسی اور کی حکومت ہے آپ، ادا کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کی پشت پہ ہیں، میں کم از کم آپ کو Assurance دلاتا ہوں کہ میں آپ کی پشت پہ ہوں، مجھے بتادیں کون کونسی چیزیں آپ Highlight نہ کریں، میں اس اسمبلی کے Floor پہ اس کو Highlight کرتا ہوں، ایک بات۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ منسٹر صاحب انتہائی Competent آدمی ہیں، سچی بات یہ ہے کہ میں نے وہ تعریف کی ہے، میں بخل سے کام نہیں لیتا ہوں، جو Documents کے اندر Improvement ہوئی ہے، ہمیں بجٹ سمجھنے میں آسانی ہوئی ہے، میں نے بجٹ کے دوارن وہ تعریف کی ہے لیکن میں نے تو آپ کو بتادیا کہ ان Documents کے اندر جو معلومات ہیں وہ تو میں نے Absorb کر دی ہیں، میں تو آپ سے وہ معلومات مانگ رہا ہوں جو ان Documents کے اندر Available نہیں ہیں۔ آپ مجھے بتاتے ہیں کہ میں ضلع وائز تفصیل نہیں دے سکتا، یار، یہ کونسی وہ ہے آپ کیسی حکومت ہیں کہ آپ کے فنانس ڈپارٹمنٹ کے اندر ایک Cell موجود ہے آپ کی Collection ہو سکتی ہے، کمپیوٹر موجود ہے، کمپیوٹر آپریٹرز موجود ہیں آپ کا پورا

سسٹم موجود ہے، اس سسٹم کے اندر آپ ضلع وائز تفصیل مجھے نہیں دے سکتے ہیں۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ Mustafa Impex Case کا آپ حوالہ دے رہے ہیں Mustafa Impex Case کو آپ سب Violate کر رہے ہیں، سچی بات یہ ہے کہ آپ ایم این ایز کو فنڈ دے رہے ہیں، اس کے Proofs موجود ہیں، آپ اس کو نام دیتے ہیں کہ وہ سکیم کی Identification کرتے ہیں، بھائی، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ آپ ایم این ایز کو فنڈ نہ دیں، آپ ایم این ایز کو فنڈ دے دیں، تفصیل تو مجھے فراہم کریں ناں، یہ تو میرا Right ہے، میں نے کب آپ سے کہا ہے کہ آپ ایم این ایز کو فنڈ نہ دیں؟ میں تو آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس اسمبلی کو تفصیلات فراہم کریں کہ کتنے ایم این ایز کو دے رہے ہیں، کتنے ایم پی ایز کو دے رہے ہیں؟ میں صرف یہ تفصیل مانگ رہا ہوں، آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیجیں، میں تو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر Majority میں نہیں ہوں، آپ ہی Majority میں ہیں، اس سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر میں آپ سے سوال پوچھوں گا کہ کس ضلع کے اندر کتنے پیسے بھیجے ہیں، کس ایم این اے کو کتنے پیسے بھیجے ہیں؟ ہم صرف اس میں اپنی Recommendations شامل کریں گے کہ بھئی Future کے اندر درست رویہ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، اس ایوان کے اندر ہم کوئی Executive order جاری نہیں کرتے ہیں، اس ایوان کے تین کام ہیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ہم Legislation کرتے ہیں، ہم As a watch dog چیزوں کے اوپر نظر رکھتے ہیں اور ہم Recommendations دیتے ہیں، کیمٹیوں کے اندر یہ ہمارا Role ہے، اگر یہ ہم ادا نہیں کریں گے تو جوان لوگوں نے ہمیں ذمہ داری سونپی ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں اس کو بھیج دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیمور جھگڑا صاحب۔

<u>وزیر خزانہ و صحت</u>: جناب سپیکر، جیسے شوکت صاحب نے کہا، جس بہترین Debating style میں آپ اسمبلی کو Run کر رہے ہیں، آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے۔ میں بھی عنایت صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی Parliamentary debate چل رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں With all due respect تھوڑی سی عنایت صاحب Point scoring کر رہے ہیں، یہ ضرور ایک Traditional system رہا ہے، یہ ضرور بہت Improve ہو سکتا ہے لیکن یہ تو سسٹم میں ہے ہی نہیں، اب میرے حلقے میں کوئی پراجیکٹ ہے، وہ میرا ایم این اے کا بھی حلقہ ہے، میرا

بھی حلقہ ہے، یہ سسٹم کیسے جو ہے وہ ہو، اس کی ریکویسٹ میں نے کی تھی، ایم این اے نے کی تھی، حلقے کے عوام نے کی تھی وہ نہیں ہے سسٹم، جہاں تک ڈپارٹمنٹ وائز تھا، میں نے خود ان کو Offer کی، عنایت صاحب نے بڑی اچھی Suggestions دی ہیں، پہلے بھی، ان کو میں سپورٹ کرتا ہوں، باقی صرف ریکارڈ کی درستگی کے لئے پہلی چیز، جہاں پہ صوبے کے حقوق Involve تھے، ہم نے اپنی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ لڑائی بھی کی ہے جہاں ضرورت تھی، کیوں ایشوز آتے ہیں؟ اسلام آباد میں ایک بیوروکریسی ہے، اسلام آباد میں بیوروکریسی کا ایک اپناMind ہے جو فیڈرل گورنمنٹ آتی ہے، اس کے Mind کو تو چھوڑیں جناب سپیکر، میں نے عید کا دن بھی قبائلی اضلاع کا بجٹ فائنل کرنے کے لئے اسلام آباد میں اس وقت کے پرائم منسٹر عمران خان صاحب کے ساتھ گزرا ہے کیونکہ وہ پہلا بجٹ تھاMerger کے بعد اور کسی کو وہاں اسلام آباد میں سمجھ نہیں آرہی تھی کیونکہ ہم نے کہا کہ قبائلی اضلاع کے لوگوں پہ ہم Compromise نہیں کریں گے۔ جہاں پہ (NHP)Net Hydel Profit کی بات ہے جناب سپیکر، Last year تیس جون اٹھالیں، تاریخ میں جو ریکارڈ ایک دن پہ Disbursement ہوئی ہے پچیس ارب کی، وہ عمران خان صاحب کی گورنمنٹ نے کی، جو وہاں پہ بڑے ایشوز ہیں میرے خیال میں اور مجھ سے Press نے بہت ٹائم پوچھا ہے NHP کا، ایک فیڈرل گورنمنٹ تو شاید فیصلہ نہ کر سکے لیکن جب ملک کی تمام پارٹیاں مل کر فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہوں اور ہم صوبے میں ہوں، مطلب پاکستان کی ساری پارٹیز کا Interest ایک ہے تو ابھی تو احتجاج کی ضرورت ہی نہیں ہونی چاہیئے، ان کی مدد کے ساتھ ہم اسلام آباد جائیں، جو انہوں نے تجویز کرنی ہے، اس دن امیر مقام صاحب نے بھی شوکت صاحب کے ضلع میں اے جی این قاضی فارمولے کا ذکر کیا، حوالہ دیا تو پرائم منسٹر نے تو اے جی این قاضی کا جواب نہیں دیا، انہوں نے تو ہوا میں میڈیکل کالجز کا اعلان اور پتہ نہیں کون کونسے اعلان اور کپڑے بھیجنے کا اعلان کر دیا لیکن اے جی این قاضی کا اعلان تو نہیں کیا۔ میں ابھی اپوزیشن سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، Protest کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے، آپ وہاں پہ گورنمنٹ میں ہیں Imported ہے Exported ہے، جو بھی ہے، آپ گورنمنٹ میں ہیں، آپ بات کریں، ہم آپ کو Support کریں گے، یہاں پہ صوبے کے حق میں سارا ملک Unanimous ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، انہوں نے جو ڈیٹیل مانگی ہے، انہوں نے جو ڈیٹیل مانگی ہے، وہ آپ ان کو دے دیں۔ جی، کوئسچن نمبر 14082، جناب سراج الدین صاحب، سراج الدین صاحب، 14082، سراج الدین صاحب، Lapsed.

کوئسچن نمبر 14084، محترمہ شاہد وحید صاحبہ، شاہدہ وحید صاحبہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب عنایت اللہ اور دیگر اراکین اسمبلی نے سوال نمبر 13930 کو کمیٹی میں بھیجنے پر اصرار کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه اوشو جی، اوشو اوشو جی۔ (شور) جی Put ئے کړم، یو ځل جی اوګورئ ما کوئسچن اوکړو، Details discussion اوشو ما اووئیل تیمور جهګړا صاحب، تاسو خومره چې ډیټیل دی هغوی ته ورکړئ۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، یہ کمیٹی کا کام نہیں ہے، شوکت بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں ایڈ جرنمنٹ موشن لے آئیں، کس طریقے سے Development funding بہتر ہو سکتی ہے، ماضی میں کیسے تھی، مستقبل میں کیسے ہونی چاہیئے؟ اس پر Detailed discussion ہونی چاہیئے، ہاؤس میں ہونی چاہیئے، سامنے ہونی چاہیئے، یہ بڑا اچھا مناسب طریقہ ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، زما سوال دے، زه وایم چې دا هاؤس ته Put کړئ، ووٹنگ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه ئے Put کوم۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 13930, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

جناب ڈپٹی سپیکر: جو Ayes میں ہیں کھڑے ہو جائیں، سترہ (17)، جو Noes والے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، Noes کے لئے اکیس (21) اور جو Ayes کے ہیں وہ سترہ (17) ہیں تو Defeated۔

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The “Noes” have it. Question No. 14084, Ms. Shahida Waheed Sahiba.

* 14084 _ محترمہ شاہدہ وحید: کیا وزیر زکواۃ و عشر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں دستکاری سنٹرز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دستکاری سنٹرز کے لئے بلڈنگ میسر ہے اور ان میں سٹاف بھی کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ضلع میں کل کتنے دستکاری سنٹرز ہیں اور کس کس سنٹر کی بلڈنگ موجود ہے اور کن کن سنٹرز کے لئے بلڈنگز نہیں ہیں، نیز سنٹرز کی تفصیل بمعہ سٹاف، نام، عہدہ اور کام کی نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر و سماجی بہبود) (جواب) (وزیر محنت وافرادی قوت نے پڑھا):</u>

(الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں دستکاری سنٹرز موجود ہیں۔

(ب) چار دستکاری سنٹرز سرکاری بلڈنگز میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں، دو عطیہ شدہ بلڈنگز میں جبکہ باقی کرایہ کی بلڈنگز میں کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع مردان میں کل گیارہ دستکاری سنٹرز ہیں، ہر ایک سنٹر میں تقریباً تین یا چار سٹاف ممبر ہوتے ہیں، ان سنٹروں میں ووکیشنل ٹیچرز کی زیر نگرانی خواتین کو سلائی، کڑھائی اور دیگر فنی مہارت میں تربیت دی جاتی ہے تاکہ غریب خواتین ہنر سیکھ کر اپنے لئے بہتر ذریعہ معاش پیدا کر سکیں۔

(سنٹرز، سٹاف ودیگر معلومات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> هغه Lapse شو جی، Lapsed.

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرا جو، زما چې کوم سوال دے نو هغه ډیر نامکمل او غیر سنجیده دے، ما سوال دا کړے وو چې د دې سنټرو نه چې څومره جینکۍ مستفید شوې دی د دې کار نوعیت څه دے؟ نو ما له د هغې جواب نه دے راکړے شوے، حالانکه دا بالکل لکه زه په دې باندې لکه مطمئنه نه یم ځکه چې د سوال جواب ما یو غوښتے دے او جواب تاسو ما له بل راکړے دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی شگفته ملک صاحبه، سپلیمنټری، اودریږئ جی هغوی کوئسچن Complete کړی۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> اکثر دستکاری کوم سنټرې چې دی کنه، نو هغه بند دی او په Ground reality باندې څه نشته نو او ډیرې پکښې چې کومې دی نو هغه فنکشنل نه دی، ټهیک ده تاسو وئیلې دی چې یولس سنټرې دی، په دېکښې

سټاف هم شته، بلډنګ ئے هم شته، ځنې چې دی نو هغه پکښې Rented دی، ځنې چې دی نو هغه سرکاری دی خو لکه دا فنکشنل نه دی، په دې کښې زیات تر ټیچرز ریټائر شوی دی، نو دې کښې ما ته پورا تفصیل نه دے را کړے، زه د دې نه مطمئنه نه یم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو خو تاسو ګورنمنټ والا چې کوم دے د شاهده بی بی شکریه هم ادا کړئ ځکه چې کله تاسو Noes کول نو تاسو سره په Counting کښې میډم هم ولاړه وه، ستاسو سائډ ئے اغستے دے جی، شکریه ئے ادا کړئ، Noes کښې تاسو سره ولاړه وه، تاسو ئے Support کړی یئ جی، Counting کښې هغه راغلے تاسو سره Standing کښې وه۔ جی، شګفته ملک صاحبه۔

محترمه شګفته ملک: جی جی، مننه سپیکر صاحب۔ دا ډیپارټمنټ سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ دے، اول خو زه جی دا تپوس کوم چې د دې سوشل ویلفیئر څوک مشر، څوک سربراه، څوک منسټر شته؟ ځکه چې درې کاله اوشو جی، ډیر د افسوس خبره د چې سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ ما ته په درې کالو کښې دا وائی چې دوئ اوسه پورې څه کړی دی جی؟ بل دا ده چې سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ چې دلته کښې مونږ کله خبره اوکړو نو دوئ مونږ ته په سټینډنګ کمیټئ کښې وائی چې دستکاری سنټر فنډ مونږ ته نه راکوی سی ایم، او د هغې وجه دا ده چې سی ایم وائی چې مونږ به میګا پراجیکټ کوؤ۔ اوس دې ما ته دا اووائی چې په درې کالو کښې دا سې کوم میګا پراجیکټ سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ ته ورکړے دے او چې کله مونږ سټینډنګ کمیټئ کښې خبره کوؤ نو ټول ډیپارټمنټ دا وائی چې مونږ ته فنډ نه ملاویږی۔ اوس جی یا خو دا ده چې دې کښې زیات تر فیمېل حوالې سره ایشوز دی، د زنانو حوالې سره دی ځکه د حکومت دومره غیر سنجیدګی ده او دا ډیر د افسوس خبره ده چې یو طرف ته دوئ خبره کوی او بیا چې کله د سوشل ویلفیئر دومره غټ ډیپارټمنټ چې هغې کښې ټولې مسئلې د زنانو دی، ما ته دې په درې کالو کښې دلته که منسټر صاحب ناست دے که هر څوک جواب راکوی چې په درې کالو کښې یو دستکاری سنټر دې ما ته اوښائی چې دوئ په فنډ کښې منظور کړے دے ځکه چې په هر Tenure کښې په هر ډسټرکټ کښې سنټرې کهلاویږی، په هغې کښې خلق زد کړه کوی، په هغې کښې

Recruitment کیږی خو اوسه پورې د دوئ ماته په درې کالو کښې سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ خپل د ډیپارټمنټ څه کارکردګی او ښائی او دا منسټر صاحب پکار ده چې موجود وی، که وی دلته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرا بھی سپلیمنٹری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Last supplementary آپ کا ہے جی، اس کے بعد آپ کا Last supplementary, جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، سپیکر سر۔ سپیکر سر، میرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ جو سنٹرز ہیں ان میں بعض ہیں جو عطیہ ہوئے ہیں، ان کو گورنمنٹ کیوں نہیں لے رہی؟ انہوں نے تو عطیہ کر لئے، اب گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ان کو آگے Run کرے۔ دوسرا میرا کوئسچن اس میں یہ ہے کہ جو ہمارے ایم پی ایز کو فنڈز ملتے ہیں تو وہ بھی اپنے علاقوں میں سنٹرز کھول دیتے ہیں اپنے فنڈ سے، جو ان کو Development fund ملتا ہے وہ ادھر Equipment دیتے ہیں، کلاس فور بھی دے دیتے ہیں لیکن جب وہ ممبر نہیں رہتا یا جب وہ فنڈ نہیں ہوتا تو اس سنٹر کا پھر کیا بنتا ہے؟ پہلے ہوتا تھا کہ پھر وہ اس کو گورنمنٹ Own کرتی تھی، پھر آگے اس کو چلاتی تھی لیکن میرے خیال میں اب وہ سلسلہ نہیں ہے۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ جو ایم پی اے ہوتا ہے، چاہے خاتون ہو چاہے Male ہو، جب وہ کوئی سنٹر کھولے تو پھر اس کو گورنمنٹ لے اور پھر وہ اس کو آگے چلائے، تو بہت سارے سنٹرز اس وجہ سے بھی Running position میں نہیں ہیں کیونکہ ان کو گورنمنٹ پھر Own نہیں کرتی، تو یہ اس کے لئے کیا ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، Last supplementary ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ اس پہ ہے، سراج الدین والا کوئسچن ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، وہ Lapse ہو گیا ہے، وہ نہیں ہے جی۔ Concerned Minister, to respond، یہ اس پہ ہے، آپ نے کہا تو یہ ثوبیہ شاہد کے اس پہ ہے، جی ثوبیہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، انہی سنٹروں کی بات کر رہی ہوں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، دیکھیں یہ مسئلہ ظاہر ہے کہ Related مسئلہ ہے، یہ مسئلہ مجھے اس میں بھی پیش آ رہا ہے، پاپولیشن کمیٹی میں بھی پیش آ رہا ہے، میں چونکہ ساڑھے تین سال

کے بعد میں نے بس کسی وجوہات کی بنا پر میں نے وہ چیئر پرسن لے لی اور ساڑھے تین سال کے بعد جو ہے، باقی کمیٹیوں میں تو میں نہیں جاتی ہوں لیکن وہ کمیٹی جب میں Head کر رہی ہوں تو جناب سپیکر صاحب، اس میں دو سو سنٹرز مطلب ہے Announce ہوئے، ان کی Feasibility بنی اور ان کی تمام Presentation دے کر اور وہ کر کے، جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ As Chairperson میں یہاں کھڑی ہو کر یہ Statement دے رہی ہوں کہ یہ سنٹرز پاپولیشن والے جو ہیں، وہ تو سلائی والے کی بات۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں نہیں، آپ سماجی بہبود کے اس پہ آپ بات کریں، وہ آپ کا الگ ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ سارا سماجی بہبود میں ہی آجاتا ہے ناں، سب کچھ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں، نہیں جی، وہ ان کا کوئسچن الگ ہے، ان کا الگ ہے، یہ آپ والا، آپ کا دوسرا ہے، بات کر رہی ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> چلیں، ٹھیک ہے جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you ji. Concerned Minister, to respond.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر، پاپولیشن ویلفیئر الگ ہے اور سوشل ویلفیئر الگ ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہاں، بالکل جی، پاپولیشن ویلفیئر الگ ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> نگہت بی بی تھوڑی سی وہ Confuse ہو رہی ہیں، پاپولیشن ویلفیئر الگ ڈیپارٹمنٹ ہے اور سوشل ویلفیئر الگ منسٹری ہے، تو چلیں خیر ہے، کوئی بات نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہاں، بالکل جی، پاپولیشن ویلفیئر الگ ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> وہ جی تھوڑی سی وہ Confuse ہو رہی ہیں۔ (قہقہہ)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پاپولیشن ویلفیئر الگ ڈیپارٹمنٹ ہے اور سوشل ویلفیئر الگ۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> پاپولیشن ویلفیئر الگ منسٹری ہے اور سوشل ویلفیئر الگ منسٹری ہے، تو چلیں خیر ہے، کوئی بات نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، ابھی تو میرے خیال سے کوئی آخری سال چل رہا ہے، بلکہ آخری مہینہ چل رہا ہے تو اس میں تو کم از کم یہ ٹریننگ ہونی چاہیئے کہ یہ جو کوئسچنز آور ہوتا ہے، یہ Quick response ہوتا ہے ایک آپ کو Confusion ہوتی ہے، آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں، آپ کو جواب مل جاتا ہے، یہاں تو اس پہ پوری ڈیبیٹ شروع ہو جاتی ہے، ایسا کیوں ہوا، یہ کیوں ہوا؟ تو دیکھیں اس کے لئے الگ الگ چیزیں ہوتی ہیں تو یہ تو سیکرٹریٹ کی طرف سے کم از کم ہمیں تو آج تک یہ چار پانچ، ہمارے تو نو سال ہو گئے ہیں، ایک آدھ کلاسز آپ Arrange کر لیا کریں، جو آپ کے سینیئرز ہیں، تاکہ آپ کو بتا سکیں کہ ایڈجرنمنٹ موشن کیوں لائی جاتی ہے، کال اٹینشن نوٹس کیوں لایا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ صحیح جی، آپ اپنے کوئسچن پہ آئیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ کیونکہ اس میں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے کوئسچن پہ آئیں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تو (قہقہہ) اور یہ جو ڈیپارٹمنٹ جو ہم آخر فنانس کو زور دے رہے ہیں کہ جی آپ نے یہ جواب کیوں نہیں دیا؟ جبکہ اتنا آسان کام ہے کہ آپ کو کسی محکمے کے بارے میں Confusion ہے اس محکمے کو لکھیں، آپ کو یہاں پر جواب مل جائے گا۔ کتنی آسان بات ہے لیکن اس پہ ہم نے، پورا ایک گھنٹہ ہم نے اس پہ ڈیبیٹ کی کہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی جو کوئسچن انہوں نے کیا ہے اس پہ اور جو سپلیمنٹری ہے، ان کے جواب دیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں یہ عرض کروں جناب سپیکر، اس میں دیکھیئے، انہوں نے جتنے بھی جواب مانگے ہیں، اس پہ ایک چیز یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں یہ نہیں بتایا جا رہا کہ اس میں کتنے لوگوں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے؟ جبکہ اس پورے کوئسچن میں آپ دیکھیں، پورے کوئسچن میں یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ یہ ٹریننگ کتنے لوگوں کو دی ہے؟ آپ کو وہ بھی جواب بھی مل جاتا، یہ کوئسچنز آور دیکھیں، یہ کہا جاتا ہے کہ جی وہ فلاں منسٹر نہیں ہے، فلاں منسٹر کوئی وہ نہیں ہوتا ہے کہ اگر وہ Concerned بھی ہوتا ہے، اس کو یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ کتنے لوگوں کو تربیت دی گئی ہے؟ اس لئے میری گزارش ہے کہ جو کوئسچن آپ پوچھتے ہیں، اگر وہ جواب آپ کو نہیں ملا تو آپ بتائیں، تاکہ ہم محکمے سے پوچھیں کہ آپ نے یہ جواب کیوں نہیں دیا ہے؟ اب میں نے پورا یہ کوئسچن پڑھا، اس میں کہیں یہ نہیں لکھا ہے کہ جی بتائیں کہ کتنے لوگوں کو تربیت دی جا رہی ہے؟ جو جو کوئسچن انہوں نے پوچھا ہے جناب سپیکر، وہ مل چکا ہے۔ دستکاری سنٹر کتنے

ہیں، کہاں کہاں ہیں؟ وہ ساری ڈیٹیل، پوری ڈیٹیل کے ساتھ دی گئی ہے، تو میں یہ گزارش کروں گا شاہدہ وحید سے، پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پچھلے ادوار انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اور اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اسی طرح اچھی بات ہے کہ جو کام اچھا ہو، اس کے لئے آپ کی اپوزیشن بھی کوئی ساتھ دے تو اچھی بات ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی، جی میڈم، آپ نے ان کا، (مداخلت) جی جی، میں نے نہیں Count کیا، میں نے کہا تھا جو Ayes کے لئے ہیں پہلے کھڑے ہو جائیں، جو Noes کے لئے ہیں وہ بعد میں کھڑے ہو جائیں وہ کھڑی رہیں، تو اس میں میرا کوئی کام نہیں ہے۔ جی جی، میڈم۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زہ خو بالکل ولاړه وومه خو زه خو اول خپل سوال ته اودریدم او دوباره چې د دوئ کوم Counting کیدو نو هغې د پاره ولاړه ووم، لکه تاسو ترې خندا جوړه کړه خو-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه خندا نه ده جی۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید</u>: بنه منسټر صاحب دا وائی چې لکه دې کبنې مونږ پورا ډیټیل ورکړے دے چې څومره مستفید شوی دی، نو چې دا د لسو دولسو، د نهو کالو دا ټولې سنټرې دی نو په دې کبنې صرف پنځویشت یا دیرش کسانې مستفید شوی دی؟ لکه که یو کال کبنې هم کیږی نو په کال کبنې دې کبنې دوه درې یا یو ترې نه مستفید کیږی، زه تاسو دا وایم چې دا Functional نه دی او دا 2018 نه پس چې کوم دے تاسو یو سنټر نه دے کهلاؤ کړے، دې کبنې ستاسو څه لکه کارکردگی ده؟ زه دا وایم چې دا سوال زما کمیټئ ته اولیږئ چې په دې باندې مونږ تفصیل سره خبره اوکړو ځکه چې زه د مردان یم او ما ته پته ده چې سوشل ویلفیئر والا چې څومره د هغه کار لګ اخلی کنه اوځونه غلط غل دهغه ده طبقه دا کنه، نو هغه زه پیژنم چې دا مردان والا په کوم ټائپ دی، نو زه دا وایم چې دا کمیټئ ته اولیږئ چې زه ورسره کبنینم او زه ورته یو یو شے اوښائم ځکه چې دا زما علاقه ده او زه ترینه ډیره بنه خبر یم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میډم، تاسو خبرې ډیرې اوکړې، پینځه منټه پس به کوئسچنز آور ختم شی۔ بیا کوئسچنې به نورې Lapse کیږی نو-----

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، تاسو، تاسو چې کوم، کوم۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں یہ گزارش کرتا ہوں۔

محترمہ شاہدہ وحید: دا تاسو کمیټۍ ته اولیږئ چې زه پرې مطمئینه شم کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوم ډیټیلز دوئ، دوئ چې کوم ډیټیلز غواړی هغه هغوی ته Provide کړئ جی، او شکریه هم د هغوی ادا کړه۔ بله هغوی وائی چې سندرې ئې وئیلې، سندرې ئې نه وئیلې هغوی خپلو کبنې ګپ لګولو ځکه پوهه نه شو جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: زه یو ګزارش اوکړم سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ګزارش دا کوم که دوئ فرض کړه دا کمیټۍ ته لیږل غواړی کنه، مونږ ته اعتراض، او دې لیږی خو کم از کم دا دې نه وائی چې مردان والا غله دی، دا کم از کم، دې باندې زه احتجاج کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک ده جی، ټھیک ده جی۔ بس دا تاسو ډیټیل چې کوم غواړئ، ډیټیل ورته ټول Provide کړئ جی، ډیټیل ټول ورکړئ ورته جی، تھینک یو۔

کوئسچن نمبر 13995 جناب صلاح الدین صاحب، جناب صلاح الدین صاحب، جی۔

* 13995 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں گریوٹی کینال برلب نہر کے ساتھ سروس روڈ بنایا گیا ہے جس پر کافی رقم خرچ ہو چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سروس روڈ گاڑیوں کی آمد رفت کے لئے کھول دیا گیا ہے جو کہ زیادہ تر ٹاؤن فور اور ٹاؤن تھری کی حدود میں آتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سروس روڈ پر جگہ جگہ غیر قانونی Speed breakers بنائے گئے ہیں اور سڑک کے کنارے لوگوں نے اینٹ / ریت / بجری وغیرہ رکھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز ایکسیڈنٹس ہو رہے ہیں؛

(د) اگر (الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سروس روڈ کی صفائی ستھرائی اور سپیڈ بریکرز کب تک ہٹائے جائیں گے، نیز صفائی اور سڑک کے دیگر دیکھ بھال کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ارشد ایوب خان(وزیر آبپاشی)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ عوام اپنی مرضی کے تحت وقتاً فوقتاً Speed breakers بناتے ہیں اور تعمیرات کے لئے روڈ کے کنارے میٹریل (اینٹ، ریت، بجری وغیرہ) جمع کرتے ہیں۔

(د) محکمہ ایریگیشن نے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن پشاور اور ٹاؤن فور عملے کے ساتھ مل کر وقتاً فوقتاً غیر قانونی Speed breakers اور Construction material کے خلاف کارروائیاں کی ہیں۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت اس سلسلے میں عوام کی آگاہی کے لئے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کا استعمال بھی عمل میں لانے کا سوچ رہی ہے، مزید یہ کہ عوامی نمائندے بھی عوام کی آگاہی کے لئے کردار ادا کر سکتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب صلاح الدین صاحب۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔جناب سپیکر! My Question is related۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کا Question read ہو گیا، آپ سپلیمنٹری کرنا چاہیں تو آپ سپلیمنٹری کریں، ٹھیک ہے ٹائم کم ہے، آپ اپنا Supplementary question کریں۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: ٹھیک ہے، وہی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>Mr. Salahuddin:</u> My Question was related to dual carriage way on both sides of Warsak Canal, and I have due respect for the honorable Minister and even the Secretary of the Department, a very competent person. I have met him quite a few times but I am just wondering whether they have seen this Question, whether this Question has come across their table? And if so, because had I been the Minister or had I been part of the government, I would have been very much embarrassed of this reply.

جناب سپیکر، میں نے ان سے کوسچن کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ دونوں سائیڈز پہ روڈز بنے ہیں؟ جی ہاں، بنے ہیں، اس پہ کافی خرچہ ہوا ہے گورنمنٹ کا، Public money کا؟ جی ہاں، یہ بھی ٹھیک ہے۔پھر میں نے ان سے کہا ہے کہ کیا یہ گاڑیوں کے لئے کھولا گیا ہے؟ ہاں، یہ بھی، پھر وہاں پہ میں

نے ان سے یہ بھی پوچھا ہے کہ کیا وہاں پہ لوگوں نے جگہ جگہ غیر قانونی Illegal speed breakers بنائے ہوئے ہیں؟ اینٹ بریکس بجری وغیرہ وہ انہوں نے ڈالی ہوتی ہیں اور روڈز بلاک رہتے ہیں جس کی وجہ سے ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں اور بڑے عجیب انداز میں یہ کہتے ہیں، ہاں، ہمیں معلوم ہیں، ان کو معلوم ہے لیکن ان کا Reply ہے کہ وہاں پہ لوگ اپنی مرضی کے مطابق جگہ جگہ وقتاً فوقتاً Speed breaker بناتے ہیں۔ تو یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ یہ عوام کی نہیں، یہ Public property کی بات ہو رہی ہے، یہ روڈز کی بات ہو رہی ہے جس پہ اربوں کروڑوں روپے گورنمنٹ کے خرچ ہوئے ہیں، آپ عوام کو Facilitate کر رہے ہیں یا ان کو جو Breakers بنائے ہوئے ہیں؟ اور اس میں آج بھی جب میں آ رہا تھا صرف One kilometer کا ایریا صرف، وہ میں دس منٹ میں بھی Cross نہیں کر سکا۔ تو سر، یہ بڑا I don't want to use to this word but it is worth laughing at۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب صلاح الدین: میں نے ان کی پہلے بھی تعریف کی، اب بھی کرتا ہوں لیکن سر، یہ تو Collective responsibility ہے، اگر ہم اس طرح پھر اس کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Respond ji. کوئسچنز آور ختم ہو گیا ہے لیکن میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، جواب دے دیا جائے۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر آبپاشی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ بڑا ان کا Pertinent Question ہے، واقعی یہ جو Speed breakers ہیں Illegal ہیں، نہیں ہونے چاہئیں، اس سے Traffic hazard پیدا ہوتا ہے، بالکل Totally I agree with you، اس پہ یہ میرے پاس کچھ فوٹوگراف بھی ہیں، کچھ محکمے نے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور ٹاؤن فور کی مدد سے کافی سارے توڑے بھی ہیں اور یہ بات صحیح بھی ہے، لوگ بناتے ہیں، Illegally بنالیتے ہیں، جدھر کوئی مسجد آتی ہے اس کے سامنے بنالیتے ہیں، جدھر کوئی سکول آتا ہے اس کے سامنے بنا دیتے ہیں Then again there are other problems also، لوگ Over speeding بھی کرتے ہیں، لوگ ڈرتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بچے سڑک پہ آئیں Over speeding سے کوئی گاڑی سے کوئی بچے یا جانی کوئی نقصان نہ ہو جائے۔ اس میں آنریبل ممبر کو میں یہ تھوڑا سا یہ بھی Advice کروں گا، یہ شاید آپ کا ایریا ہے، آپ ادھر سے جس طرح بتا رہے ہیں گزرتے

بھی ہیں، کوئی Public Awareness Campaign بھی چلانی چاہیئے ہم سب کو، As a Member میرا تو آپ سے گزارش بھی ہے، اپنے طور پر بھی آپ کوئی Public Awareness Campaign کریں، کمیونٹی کو ادھر اکٹھا کر کے بتائیں کہ جی یہ Traffic hazard بنتا ہے، یہ آپ نہ کریں۔ یہ آپ نے ایک روڈ Identify کیا ہے، This is not the only road in our Province، یہ جگہ جگہ یہ مسئلہ آیا ہوا ہے، اس پہ غالباً میرا خیال ہے اس پہ کہ کوئی Court decisions بھی آئے ہوئے ہیں کہ Illegal آپ کو یہ Speed breakers نہیں بنانے چاہئیں، آپ کا جو Specific سوال اور Specific آپ کی جو یہ سڑک ہے، اس پہ جس طرح آپ نے آج بھی بیان کیا ہے کہ فی الحال پھر بنی ہوئے ہیں کافی سارے، یہ پوری تصویریں میرے پاس پڑی ہیں، کافی سارے انہوں نے توڑے بھی ہیں، پھر ان شاءاللہ We will engage the district administration اور ٹاؤن فور والا جو عملہ ہے اس کو پھر گزارش کرتے ہیں، جا کر توڑتے ہیں ہم، But permanent حل آپ کا اس میں جو ہے کوئی Public میں بھی تھوڑی سی Awareness آگاہی Campaign چلانا، میں سمجھتا ہوں بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 14129، جناب فیصل زیب صاحب، کوسچنز آور ختم ہو گیا ہے جی، انہوں نے جو بات کی ہے تو وہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ کے ساتھ وہ بات کر لیں گے، آپ بیٹھ جائیں، انہوں نے تو کافی تفصیل سے آپ کو جواب دیا ہے، آپ ان کے ساتھ بیٹھیں جی۔

جناب صلاح الدین: آپ ان سے Assure کروا دیں کہ آپ ان سے ایڈمنسٹریشن، ڈی سی پشاور، اے سی وغیرہ، ان سے کہہ دیں، یہاں پہ Ensure کروا دیں، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے تو جواب میں یہی دیا ہے جی۔

وزیر آبپاشی: میں اس پہ اگر ان کی Satisfaction ہوتی ہے جی، ہم کوئی کمیٹی بنا دیتے ہیں جی، جس میں محکمہ ایڈمنسٹریشن، ٹاؤن فور اور آنریبل ممبر بھی بیچ میں ممبر بن جائیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس طرح کریں۔

وزیر آبپاشی: And آپ خود Monitor کر کے اس کو ہٹوا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر آبپاشی: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔14129، جناب فیصل زیب صاحب۔

* 14129 _ جناب فیصل زیب: کیاوزیرامداد، بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2018 سے تاحال ضلع شانگلہ میں قدرتی آفات کے نتیجے میں کئی افراد شہید، زخمی اور متاثر ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادوار میں کل کتنی قدرتی آفات رونما ہوئیں، ان میں کتنے افراد شہید، زخمی اور متاثر ہوئے، تمام کے نام، وی سی اور شناختی کارڈ فراہم کریں، نیز شہید اور زخمی اور متاثرہ افراد کو وفاقی، صوبائی، غیر ملکی اور مقامی غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے رقوم یا اشیاء کی شکل میں امداد فراہم کی گئی ہے، کی تفصیل فراہم کریں؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد بحالی وآبادکاری) (جواب)(وزیر محنت وافرادی قوت نے پڑھا):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے، ان ادوار میں کل تیئیس (23) آفات رونما ہوئیں جن میں چھتیس (36) افراد شہید ہوئے ہیں اور تین افراد زخمی ہوئے ہیں اور ایک سو انسٹھ (159) افراد کے گھر وغیرہ متاثر ہوئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے شہید اور متاثر افراد کو مقررہ معاوضہ ادا کیا گیا ہے۔ (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب فیصل زیب: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری آپ کریں، سوال آپ کا آگیا ہے، سپلیمنٹری کوسچن آپ کریں جی۔

جناب فیصل زیب: ٹھیک ہے سر، بس صرف اس میں میں نے یہ بات کرنی ہے کہ یہ جواب اس کا Incomplete ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب فیصل زیب: میں نے 2018 سے تاحال جواب مانگا ہے، انہوں نے 2020 تک جواب دیا ہے، اس کے بعد دو سال کا جواب اس میں بالکل ہے ہی نہیں، اور ان دو سال کے دوران بڑے بڑے واقعات پیش آئے لیکن اس میں ان کی تفصیل موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب فیصل زیب: اور یہ تو اچھی بات ہے کہ شوکت صاحب بیٹھے ہیں تو یہ جواب دے دیں، بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب فیصل زیب: کیونکہ ان ہی کے حلقے میں الپوری میں اتنے بڑے بڑے واقعات پیش آئے ہیں اور جواب اس میں موجود نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, Shaukat Yousafzai.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، الپوری باقی تو اس میں تفصیل موجود ہے جو الپوری کا واقعہ تھا وہ بڑا یعنی دردناک واقعہ تھا، اس پہ ہم نے فوری Response بھی کیا اور اس میں ہمیشہ تین لاکھ روپے جب کوئی فوت ہو جاتا تھا تو تین لاکھ روپے Per head دیئے جاتے تھے لیکن اس کیس میں ہم نے دس لاکھ روپے Per head دیئے کیونکہ وہ واقعہ ایسا تھا کہ جس کی وجہ سے گورنمنٹ نے محسوس کیا کہ تھوڑی سی زیادتی ہوئی ہے، تو اس میں ہم نے دس دس لاکھ روپے ان کو دے دیئے ہیں۔ اسی وقت میں خود گیا ہوں، چیک لے کر گیا ہوں اور بغیر کسی تاخیر کے، اس میں کچھ سیاست ہوئی ہے وہاں پہ، حالانکہ وہاں تین لاکھ روپے دیئے جاتے تھے ہم نے دس لاکھ روپے کے چیک دیئے، اس کو روکنے کی کوشش بھی گئی لیکن بعد میں ان لوگوں نے خود Admit کیا کہ جی یہ تو جب حکومت کی جو بحالی کا وہ ہے اس میں تین لاکھ سے زیادہ نہیں دیئے جاتے لیکن حکومت کا خود دس لاکھ روپے وزیر اعلیٰ محمود خان نے کہا ہے کہ یہ واقعہ ایسا ہے کیونکہ اس میں گھر بھی گر گئے تھے، گھر کے ہم نے الگ دیئے، جو Partially damage ہوئے تھے ان کے الگ دیئے، جو زخمی تھے ان کو الگ چیک دیئے، جو فوت ہو گئے تھے ان کے لئے ہم دس دس لاکھ روپے اور خود میں نے چیک جا کر تقسیم کئے اور جو رہ گئے تھے، ڈپٹی کمشنر کے حوالے کئے اور پھر Next week میں وہ لوگ آئے اور انہوں نے اپنے چیک وصول کر لئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور جو باقی سالوں کی جو ڈیٹیل وہ مانگ رہا ہے تو آپ وہ ڈیٹیل۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: وہ باقی ڈیٹیل تو ہے، انہوں نے کہا ہے کہ وہ جو واقعہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی وہ کہہ رہا ہے، میں نے تا حال مانگا ہے تو وہ بھی ان کو آپ دے دیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بالکل دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 14326، جناب خوشدل خان صاحب، Lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

14082 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر امداد بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیزان خالی پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیااقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیزان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان(وزیر امداد بحالی و آباد کاری): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ ریلیف کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

سول ڈیفنس

اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر کل آٹھ ملازمین تعینات کئے گئے، معذوروں کی نشستوں پر کل چار ملازمین تعینات کئے گئے، خواتین کی مخصوص نشستوں پر کل تیرہ خواتین کو تعینات کیا گیا۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

پی ڈی ایم اے

پی ڈی ایم اے میں خواتین کی مخصوص نشستیں تین ہیں جو کہ ETEA کے ذریعے مشتہر کی گئی ہیں، جبکہ صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق اقلیتوں اور معذوروں کے مخصوص کوٹہ کے تحت کوئی خالی آسامی نہیں ہے۔

ریسکیو1122

1۔ صوبہ بھر میں محکمہ ایمرجنسی ریسکیو سروس کے تحت مختلف ریگولر پوسٹوں پر اقلیتوں کی انسٹھ (59)، معذوروں کی دس اور خواتین کی ترایاسی (83) تعداد ہے۔ ان تمام پوسٹوں پر تقرریاں حکومت خیبر پختونخوا کے مروجہ قوانین کے مطابق کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ پراجیکٹ پوسٹوں پر بارہ سو (1200) تقرریاں کی گئیں جن میں چھ خواتین ہیں لیکن ان پر مذکورہ کوٹہ لاگو نہیں ہوتا۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ ریلیف کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی پوسٹوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

سول ڈیفنس

گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ نے اقلیتیوں کی نشستوں پر کوئی بھرتی نہیں کی جبکہ معذوروں کے کوٹہ میں تین ملازمین اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تیرہ خواتین کو بھرتی کیا۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

14326 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر زکواۃ وعشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-70 اور PK-71 میں یونین کونسل کی سطح پر زکواۃ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں، تو یونین کونسل کی کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے مکمل کوائف پروفارمہ کی شکل میں فراہم کئے جائیں، یعنی نام، ولدیت، سکونتی پتہ، شناختی کارڈ نمبر، پیشہ / روزگار اور تعلیمی قابلیت۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمیٹیوں کو غرباء میں زکواۃ تقسیم کرنے کے لئے رقم جاری ہوئی ہے، تو یونین کونسل کی سطح پر ہر کمیٹی کو کتنی رقم دی گئی ہے اور کب سے دی جارہی ہے، تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؛

(ج) ان کمیٹیوں کو نقد رقومات کے علاوہ دیگر اشیاء مثلاً سلائی مشین، واشنگ مشین وغیرہ وغیرہ دی جاتی ہیں، تو یونین کونسل کی سطح پر ہر کمیٹی کو کتنی اور کون کونسی اشیاء دی گئی ہیں، ان کی تفصیل یونین کونسل وائز فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ، عشر وسماجی بہبود): (الف) جی ہاں، محکمہ زکواۃ وعشر نے حلقہ PK-70 میں پچیس (25) اور PK-71 میں چونتیس (34) مقامی زکواۃ کمیٹیاں بنائی ہیں۔ ان کمیٹیوں کے چیئرمین کے نام، ولدیت، پتہ شناختی کارڈ نمبر، تعلیمی قابلیت اور ان کمیٹیوں کو غرباء میں زکواۃ تقسیم کرنے کے لئے جو رقم جاری ہوئی ان کی تفصیل لف ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو مستحقین زکواۃ کی امداد کے لئے صرف زکواۃ فنڈ جاری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سلائی مشین، واشنگ مشین یا دیگر اشیاء نہیں دی جاتی ہیں۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: جناب پیر مصور خان صاحب، ایم پی اے 10 تا 13 مئی، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے 10 مئی، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے 10 مئی، جناب محمد اقبال خان صاحب، منسٹر 10 مئی، جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے 10 تا 25 مئی، جناب شکیل احمد صاحب، منسٹر 10 مئی، جناب اکبر ایوب صاحب، ایم پی اے 10 مئی، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے 10 مئی، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے 10 مئی، محترمہ انیتہ محسود صاحبہ، ایم پی اے 10 مئی، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے 10 مئی، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے 10 مئی، جناب بابر سلیم صاحب، ایم پی اے 10 مئی، جناب ظہور شاکر صاحب، مشیر 10 تا 11 مئی، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے 10 مئی، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 10 مئی، جناب محمود احمد بٹنی صاحب، ایم پی اے 10 مئی، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے 10 تا 30 مئی، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، ایم پی اے 10 مئی، جناب امجد علی صاحب، منسٹر 13 مئی، محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے 13 مئی، جناب شاہ محمد خان صاحب، منسٹر 13 مئی، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، منسٹر 13 مئی، محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے 13 مئی، جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے 13 مئی، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب بابر سلیم سواتی صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب عبدالسلام صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے 13 مئی، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب اجمل خان صاحب، ایم پی اے 13 مئی، حاجی لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب ظہور شاکر صاحب، مشیر 13 مئی، جناب اختیار ولی خان صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب انور زیب خان صاحب، منسٹر 13 مئی، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب نثار احمد صاحب، ایم پی اے 13 مئی، جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی 13 مئی۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The Leave is granted.

تحریک التواء

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، یہ میں ایجنڈا پورا کر لوں، اس کے بعد بات کرتے ہیں جی۔

Item No. 6. 'Adjournment Motions': Ms. Humaira Khatoon, MPA and Mr. Sirajuddin, MPA, Mr. Inayatullah, MPA, to please move their joint adjournment motion No. 416. Humaira Khatoon Sahiba.

جناب عنایت اللہ: توجہ، مرئ مې خرابه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ نمبر 69 کے تحت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم اور فوری عوامی نوعیت کے مسئلہ سے متعلق تحریک التواء پیش کرتا ہوں جو ادویات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے عوام کو درپیش مشکلات سے متعلق ہے۔ ملک بھر میں مہنگائی کے ہاتھوں عوام بالکل بالخصوص خط غربت کے نیچے لوگ کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور تقریباً پچاس فیصد عوام بڑی مشکل سے دو وقت کی روٹی کے لئے سرگرداں ہیں، جبکہ اس دوران ادویات کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ سے عوام کی مشکلات میں دگنا اضافہ ہوا ہے کیونکہ ملک بھر میں شوگر، بلڈ پریشر، امراض قلب اور دیگر درجنوں ایسی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کی بڑی تعداد موجود ہے جنہیں روزانہ کی بنیاد پر ادویات کی ضرورت ہوتی ہے، لہذا ان حالات میں اس معزز ایوان میں معمول کی کارروائی کو روک کر اس انتہائی اہم مسئلے، عوامی مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اس تحریک التواء کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اصل حقائق عوام کے سامنے لائے جا سکیں اور عوام کو ریلیف کی فراہمی سمیت ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے جنم لینے والی تشویش کا سدباب ممکن ہو سکے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب کی طرف سے ایک کافی ہے جی، ٹھیک ہے۔ کون Respond کرے گا؟ جی۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): سر، اس کو Support کرتا ہوں جو Drugs کی Pricing ہے وہ وفاقی حکومت کے Domain ہے، جو Drug Regulatory Authority ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ، اس پہ Detailed discussion پھر ہو گی، آپ Support کرتے ہیں، Detail discussion کے لئے ہم Support کرتے ہیں۔

وزیر صحت: Drug Regulatory، ہاں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honorable Members, may be adopted for detailed discussion, in

the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule 1988? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it.

توجہ دلاو نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: 'Call attention Notices': Ms. Shahida, MPA, to please move her call attention No. 2280, lapsed. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his call attention Notice No. 2347.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ 2347 نمبر ہے۔ میں وزیر برائے محکمہ انتظامیہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اسمبلی ملازمین کے ساتھ اسٹیٹ آفس محکمہ انتظامیہ سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہا ہے۔ گریڈ سترہ، اٹھارہ کے افسران کو کلاس فور کے لئے مختص رہائشی گھر C type گھر الاٹ کئے جاتے ہیں جبکہ ان کے اپنے کلاس فور اور جونیئر کلرک بھی A اور B type گھروں میں رہتے ہیں۔ اسمبلی ملازمین پندرہ بیس سالوں سے سرکاری رہائش گاہ کے انتظار میں بیٹھے ہیں جبکہ سیکرٹریٹ کے ایک اور دو سال نوکری کرنے والے کو بھی گھر الاٹ کئے گئے ہیں جس کے ثبوت موجود ہیں اور اسمبلی ملازمین کو میرٹ لسٹ کا بہانہ بنا کر ان کی درخواستوں پر کوئی عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ مزید برآں اب بھی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین جو کہ گریڈ سترہ میں ہیں، کو بھی چار پانچ سال سے کلاس فور کے گھروں میں رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی ہے کہ کسی بھی ملازم کو ایسا گھر الاٹ کیا جائے جس میں کوئی سہولت بھی میسر نہ ہو اور گھر کے پیچھے ہزاروں روپے کے بجلی گیس کے بقایاجات بھی ہوں، لہذا حکومت اسٹیٹ آفس کے اس ناروا رویہ کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائے تاکہ اسمبلی ملازمین کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا ازالہ ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، جو کال اٹنشن میں نے پیش کی اس کے میرے ساتھ ثبوت ہیں اور 1991 اور 92ء کے ہمارے اسمبلی ملازمین جو کہ 2022 ہو گیا، 91ء 92ء میں انہوں نے درخواستیں دی ہیں، اب تک ان کو گھر الاٹ نہیں کئے گئے ہیں، لہذا میری درخواست ہے کہ یہ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ حقائق سامنے آ جائیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): چونکہ مسئلہ اسمبلی کا ہے، اسمبلی کے ملازمین کا ہے تو میرے خیال سے ہمیں اس میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے لیکن ویسے جو طریقہ کار ہے وہ یہ ہے کہ پہلے درخواست دی جاتی ہے، اس کے بعد وہ سلسلہ چلتا ہے، جس نے پہلے درخواست دی ہوتی ہے، ہوتا ایسا ہے کہ کبھی کبھار آپ گریڈ سولہ میں ہوتے ہیں، آپ نے درخواست دی ہوتی ہے، بعد میں آپ سترہ اٹھارہ پہ پہنچ جاتے ہیں لیکن آپ اپنی درخواست کو نہیں چھیڑتے ہیں، آپ کہتے ہیں میری وہ باری ختم ہو جائے گی، تو پھر وہ اس حساب سے وہاں الاٹمنٹ بھی، میں نے یہ پتہ کیا تھا وہاں کہ بھئی ہمارے پاس چونکہ ان کی Application گریڈ سولہ کی ہوتی ہے تو ہم گریڈ سولہ کے ہی حساب سے گھر دیتے ہیں، Any how اگر یہ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں بھیجوادیں سر، ہم اس کو Support کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2347, moved by the honorable, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the Committee concerned.

یہ پہلا کال اٹنشن نوٹس جو تھا 2280، وہ میڈم نے ریکویسٹ کی، وہ پانی کے لئے باہر گئی تھی، وہ اب واپس آ گئی ہیں تو

Ms. Shahida, MPA, to please move her call attention notice No. 2280.

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> ډیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ زہ اوبو لہ تلې ووم، معافی غواړم، بس چې راغلم نو ھغہ Lapse شوے وو، ستاسو ډیرہ مہربانی جی۔ بنہ جی:

میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ حکومت صحت انصاف کارڈ کے حوالے سے دعوے کرتی ہے کہ ہر غریب کی جیب میں آٹھ سے دس لاکھ روپے صحت کارڈ، صحت کارڈ کی مد میں ڈال دیئے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ صحت کے حوالے سے مختص فنڈ پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں کی بکنگ پہلے سے ہو چکی ہے، غریب عوام کو صحت کارڈ

کے حوالے سے علاج 2023 تک سخت انتظار کرنا پڑے گا جو کہ ناممکن ہے، حکومت اس مسئلے پر جلد از جلد سنجیدگی سے غور کرے اور اس مسئلے کو حل کرے۔

جناب سپیکر صاحب، کله چې ما دا کال اټینشن جمع کړے وو نو هغه ټائم دا مسئلې وې ځکه چې دا کال اټنشن چې دے نو دا زما ډیر زیات لیټ راغے۔ اوس زه د ېکبنې منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې د ېکبنې څه Improvement شوے دے؟ بل زه دا تپوس کوم چې دا د غریبانانو خلقو د پاره دے، نو آیا د روزانه په بنیاد باندې ظاهره ده چې د هغوی ډیرې مسئلې وی نو په هغې کبنې د دې د پاره نور څه شته او که نشته؟۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک شو۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> بل سپیکر صاحب، زه به دا تپوس او کړم منسټر صاحب نه چې د صحت کارډ دا فنډ چې کوم دے تاسو پرائیویټ هسپتالونو له ورکړے دے، په د ېکبنې چې کوم ډاکټران دی، Consultants دی، هغوی دا آپریشنونه په وړو ډاکټرانو کوی، په جونئیر، چې د هغې نه بیا بعد کبنې ډیرې مسئلې جوړې شی۔ بل دا کار دے چې که تاسو اوګورئ نو د دې آپریشنونو Ratio ډیره سیوا شوې ده، په دې باندې لږ غور اوکړئ ځکه چې په د ېکبنې چې کوم ډاکټران Involve دی نو هغوی دا کار کوی چې که یو مریض ورشی په خیټه کبنې ئے هم درد وی نو ورته وائی ستا اپینډیکس دے، آپریشن ورله کوی، که یو ډلیوری کیس ورشی هغوی ته ضرورت نه وی د آپریشن نو هم هغه آپریشنونه ورله کوی، د دې نه ډیرې زیاتې مسئلې جوړیږی، زه د غه ته هیلتھ ډیپارټمنټ ته او صوبائی حکومت ته دا ریکویسټ کوم چې په دې دې ډیر نظر اوساتی او د دې پسې دې انکوائری او کړی چې آیا دا پیسې ضائع کیږی او که نه دا په ټھیک طریقه رسی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک شو جی۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> ډیره شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تیمور جھگڑا صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ):</u> جناب سپیکر، چار پانچ باتیں Raise ہوئیں اور یہ صحت کارڈ جو تھا یہ اس صوبے سے ایک Idea start ہوا جو عمران خان صاحب کا Flagship project بنا اور

انہوں نے سوائے سندھ پورے پاکستان میں Implement کیا کیونکہ سندھ کی گورنمنٹ اس کو Implement نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس کا تعلق عمران خان سے تھا لیکن یہ یاد رکھیں اور یہ ریکارڈ پہ ہو کہ آج جو یہ نئے ہیلتھ منسٹر آئے ہیں، تنقید تو انہوں نے کی لیکن انہوں نے کہا کہ یہ پراجیکٹ ہم نہیں روک رہے ہیں، اس کا Credit عمران خان صاحب کو جاتا ہے اور اس کا مطلب کہ انہوں نے ضرور کوشش کی ہوگی اور یہ اس میں دیکھنے کے لئے، لیکن ان کو کچھ ملا نہیں ہوگا۔ وفاق میں اور پنجاب میں جو پراجیکٹ چل رہا ہے حالانکہ اس کا ہمارے صوبے کا جو "صحت کارڈ پلس" پروگرام ہے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہمارا اپنا کنٹریکٹ ہے۔ جو تین چار باتیں انہوں نے Raise کیں، پہلی چیز، کوئی بھی پراجیکٹ Perfect نہیں ہوگا لیکن جو صحت کارڈ سے فرق آتا ہے وہ ہر روز کی بنیاد پہ ہزاروں لوگ اس سے فائدہ لیتے ہیں۔جناب سپیکر، مارچ میں اسی ہزار سے زیادہ خیبر پختونخوا کے Citizens نے صحت کارڈ استعمال کیا جو ایک ریکارڈ ہے اور ان شاء اللہ اس مالی سال میں ساڑھے سات لاکھ اس صوبے کے Citizens صحت کارڈ کو استعمال کریں گے، یعنی دس فیصد خاندان اس صوبے کے ایک سال میں صحت کارڈ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔جناب سپیکر، بے ضابطگیاں اگر چھوٹے سکیل پہ ہوں، اس پہ میں آتا ہوں لیکن ہم نے صحت کارڈ کا ایک Audit جو ہے وہ Third party سے کرایا ہے، اس کے رزلٹ ایک ہفتے دو ہفتے میں Public ہو جائیں گے اور ان شاء اللہ وہ ثابت کرے گا کہ صحت کارڈ ایک صاف پراجیکٹ ہے۔ جناب سپیکر، جو Expansion ہے Facilities کی، پچھلے مہینے دو میں تقریباً اٹھائیس نئے ہاسپٹلز اس میں Add ہوئے ہیں، تو اس سے جو ایک Queue ہے وہ Queue ضرور کم ہوگا لیکن جناب سپیکر، وہ ختم ہوگا نہیں، کبھی ختم ہو نہیں سکتا۔ پہلے آپ کو For example پتہ ہے کہ ساری جو ڈیمانڈ ہوگی وہ "پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی" پہ ہوگی یا آر ایم آئی پہ ہوگی یا "نارتھ ویسٹ" پہ ہوگی، اسی لئے تو اس میں پورے ملک میں پانچ سو سے زائد ہسپتال ہیں۔آخری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے پرائیویٹ ہاسپٹلز کا کہا جناب سپیکر، ہم اس Decision کے ساتھ کھڑے ہیں کہ اس میں پرائیویٹ ہاسپٹلز ہونے چاہئیں، یہ پرائیویٹ ہاسپٹلز کو پبلک سیکٹر میں لانے کا بہترین طریقہ ہے، اس سے غریب آدمی کو یہ Choice ملتی ہے کہ وہ علاج پرائیویٹ ہاسپٹلز میں کرے، پبلک ہاسپٹل میں کرے، جہاں پہ پبلک ہاسپٹلز ٹھیک نہیں چل رہے ہیں اور ہم انہیں ٹھیک کر رہے ہیں، وہاں پہ کم از کم ان کے پاس Choice تو ہو اور پورے صوبے کے لوگ پشاور کی Facility کو استعمال تو کر سکیں، بڑے آپریشنز کے

لئے، بلکہ اسلام آباد کو بھی، لاہور کو بھی، کراچی کو بھی، کیونکہ یہ ہاسپیٹلز شامل ہیں۔ تو یہ ساری جو ہے، یہ ساری ڈیٹیل بھی موجود ہے، ابھی Audit کی رپورٹ بھی شائع ہو جائے گی، پرائیویٹ ہاسپیٹلز بھی اس میں شامل ہوں گے، پبلک بھی اور جناب سپیکر، جو ہاسپیٹلز سب سے زیادہ ریونیو اس پہ Generate کرتے ہیں، وہ "پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی" ہے، ایک پبلک ہاسپیٹل ہے اور یہ سکیم سب کے لئے ہے، یہ صرف پاکستان تحریک انصاف کے ووٹرز کے لئے نہیں ہے، تو اس کو سب کو مل کر مستحکم کرنا چاہئیں، مزید بہتر کرنا چاہئیں اور ان شاء اللہ ہم ضرور کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا زرعی تحقیقی اداروں کی اصلاحات مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8. Honourable Minister for Agriculture, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Agriculture Research Institutes Reforms Bill, 2022. Minister concerned.

کون؟ لاء منسٹر، فضل شکور صاحب۔

Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Agriculture Research Institutes Reforms Bill, 2022, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تقویت غذا مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Honourable Minister for Food, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Food Fortification Bill, 2022, honorable Law Minister.
Minister for Law: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Food Fortification Bill, 2022, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022. Honourable Law Minister.

Minister for Law: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servant (Amendment) Bill, 2022, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ریلیف انڈونمنٹ فنڈ مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11: Honourable Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakthunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022. Law Minister Sahib. Law Minister Sahib, Taimur Jhagra Sahib.

Sorry، ہیلتھ منسٹر صاحب، آپ، آئٹم نمبر 11۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ اپنا بل پیش کریں۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): کوم یو بل؟

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11, item No. 11.

وزیر صحت: نگہت بی بی د ھمکیانې ورکوی نو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت تہ ډیر خیال مہ کوئ کنہ جی۔

وزیر صحت: سول سروس ایکٹ والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈیکل، میڈیکل، میڈیکل ریلیف۔

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Health): Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands Introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی تدریسی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12. Honourable Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022. Honourable Minister.
Minister for Health: Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands Introduced.

رسمی کارروائی

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، فضل الٰہی صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

<u>جناب فضل الٰہی:</u> شکریہ، تھینک یو سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، جب سے پاکستان میں یہ وبائی مرض آیا ہوا ہے، مرکز میں اسی دن سے ہمارے Specially KP سے بجلی اور گیس کو غائب کیا گیا ہے اور بالخصوص ضلع پشاور سے، پہلے ہمیں اٹھارہ سو میگاواٹ بجلی مرکز سے ملتی تھی، ابھی بارہ سو ہے لیکن جو VIPs پہ تقسیم کریں تو ہم غریبوں کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا۔ سپیکر صاحب، میں کچھ دن باہر تھا ملک سے تو میرے حلقے سے Totally بجلی کو غائب کیا گیا، اس کے بعد جب میں آیا ہوں، میں نے چوبیس کروڑ روپے واپڈا کو فنڈ دیا ہے اپنے صوبائی فنڈ سے اور اس میں جو فیڈرز میرے تیار ہیں، صرف بٹن ہی On کرنا تھا، وہ بھی ان سے نہ ہو سکا کیونکہ سپیکر صاحب، اس مرکزی حکومت میں تقریباً پتہ نہیں کتنے ہزار پارٹیوں مل کر یہاں پر حکومت بنائی گئی ہے یہاں مرکز میں، کسی کا فرمان آتا ہے کہ فضل الٰہی ایم پی اے کا کام نہیں کرنا ہے، کسی کا فرمان آتا ہے کہ محمود جان صاحب کا کام نہ کریں، کسی کا آتا ہے ارباب جہانداد کا نہ کریں، اشتیاق صاحب کا نہ کریں، تو آخر عوام نے کیا گناہ کیا کہ ہمارے ساتھ یہ ظلم کیا جارہا ہے؟ سپیکر صاحب، ہم نے فنڈز دیئے ہیں، ہمارے فیڈرز تیار ہیں، جب میں آیا ہوں تو میں نے وہاں پر رحمان بابا گرڈ سٹیشن میں جواخون آباد فیڈر ہے، اس کا افتتاح کیا ہے، اب لائنز پر Load shift نہیں کر رہے ہیں یہ لوگ، اس کے بعد جو کوہاٹ روڈ کا فیڈر تھا، اس کا افتتاح کیا، وہ On کیا، Load اس پہ اتنا ڈالا گیا کہ وہ بوجھ اٹھا ہی نہ سکے، جناب سپیکر، 400, Ampere اس میں Space ہے سپیکر صاحب، اور چار سو بیس Load ڈالا گیا ہے تو سپیکر صاحب، اس گرمی، اس روزے کے دنوں میں، ان دنوں میں یہ جو عوام پہ ظلم کرتے ہیں، کیا یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے ہیں، کیا یہ مسلمان نہیں ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے، جب ان کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ اللہ کے علاوہ بائیڈن (Joe Biden, American President) کو بلاتے ہیں، ہمیں پتہ ہے ان کے ایمانوں کا لیکن سپیکر صاحب، آج میں یہاں پہ میں سرعام اعلان کرتا ہوں کہ اگر Load shift نہ کیا گیا اور میرے کام Complete نہ کئے گئے تو یاد رکھیں میری جو خلیل مہمند قوم ہے، اس کی میں گارنٹی دیتا ہوں کہ خلیل مہمند قوم کا جو گرڈ ہے وہ کوہاٹ روڈ ہے، رحمان بابا گرڈ سٹیشن، رنگ روڈ ہے، یہ میرے بھائی صلاح الدین یہاں پر بیٹھے ہیں، ان کے گاؤں میں ایک بڈھ بیر اور تاج آباد میں ہے، اگر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہمارے خلیل مہمند گاؤں کے مسائل حل نہ ہوئے بجلی کے تو میں قسمیاً کہتا

ہوں کہ چاروں گرڈز پر میں قبضہ کروں گا سپیکر صاحب، اور جس طرح پہلے کیا تھا، جس طرح پہلے میں نے واپڈا ہاؤس کو تالے لگائے تھے، میرے بھائی ارباب جہانداد ادھر بیٹھے ہیں، ان کے بھائی تھے SE خیبر (Khyber)، میں نے اس کے دفتر کو تالے لگائے تھے، بیس ایف آئی آرز کیں ہیں، مجھے پھانسی پہ چڑھادیں، میں بھی عمران کا سپاہی ہوں، اگر وہ ملک کے لئے اور اسلام کے لئے اپنا سر، بال بچے داؤ پہ لگا سکتے ہیں تو ہم بھی ان سے کم نہیں ہیں۔ سپیکر صاحب، آپ سے میری درخواست ہے کہ خدا کے لئے آپ رولنگ دیں کہ چوبیس گھنٹے، کل دس بجے تک میری ساری لائنز کو چالو ہونا چاہیئے ورنہ میں علی الاعلان کہتا ہوں، آپ سے بھی اپیل کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کرتا ہوں، چیف سیکرٹری صاحب سے بھی کرتا ہوں، یہاں کے گورنر صاحب سے بھی کرتا ہوں، وزیر اعظم جو Imported ہے، اس سے بھی کرتا ہوں، جو ان کی کابینہ ہے ان سے بھی کرتا ہوں اور یہاں پر جو کور کمانڈر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی اپیل کرتا ہوں جن کے نام سے ہندو، یہود اور نصریٰ لرز اٹھتے ہیں اور جو ان کی بولی بولتے ہیں، وہ ان پر کیچڑ اچھالتے ہیں کیونکہ آج میں ایک Clip دیکھ رہا تھا، انڈیا میڈیا کا سپیکر صاحب، تو اس میں وہ کہہ رہا تھا، وہ جو مونچھوں والا پائلٹ تھا وہ بہت بہادری سے وہ لڑا ہے لیکن پھر بھی پاکستان آرمی نے ان کو چائے پلائی ہے، مطلب بے غیرتی کی انتہا کہ مونچھوں سمیت گرفتار کیا تھا، اگر یہ پاکستانی پائلٹ ہوتا خود کو شوٹ کرتا لیکن دشمن کے ہاتھ نہ جاتا، یہ اس کور کمانڈر سے میں اپیل کرتا ہوں کہ آئیں وہ اور معاملہ دیکھیں، ایسا نہ ہو کہ یہاں خون ریزی ہو جائے۔ دوسری بات میں کرتا ہوں کہ سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اتنی زیادہ باتیں تو۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: انڈیا کا جو میڈیا ہے سپیکر صاحب، وہ اپنی افواج پر بھی بات نہیں کرتا ہے اور۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بس آپ کا پوائنٹ آگیا ہے، اس کے بعد اور ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: نیشنل ایشوز پر نہیں کرتے ہیں لیکن میں آپ کو ایک بات کرتا ہوں، یہ لوگ وہ کرتے ہیں جن کی فیکٹریوں میں ستر ستر ایجنٹ گرفتار ہوئے، بغیر ویزوں اور بغیر پاسپورٹ کے۔ اور دوسرا، گیس میں جو صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، میں تو کہتا ہوں یہ خاندانی جھوٹے ہیں، خدا کی قسم خاندانی جھوٹے ہیں یہ، ان کو بھی بلائیں آپ اور ان کا دفتر اسمبلی میں لگائیں سپیکر صاحب، اس صوبے کے عوام پر رحم کریں، کب تک ہم خاموش رہیں گے؟۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک، ٹھیک۔

جناب فضل الہیٰ: کیونکہ ہم نے پورے علاقے میں میٹر لگا دیئے، کنڈا سسٹم ختم کر دیا ہے سپیکر صاحب، ہم نے فنڈز دیئے نئے میٹروں کے لئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہی صاحب، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے جی، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے جی، میں بات کرتا ہوں جی۔

جناب فضل الہیٰ: ٹرانسفارمر کے لئے، نہیں سپیکر صاحب، آپ رولنگ دیں اور یہاں پر بلائیں اسمبلی میں ان کو، جتنے بھی ممبران صاحبان ہیں، چاہے وہ اپوزیشن سے ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں جی۔ جس طرح فضل الہیٰ صاحب نے بات کی، میں دے رہا ہوں سب کو جی۔ جس فضل الہیٰ صاحب نے بات کی، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ گزشتہ رمضان اور عید کے دنوں میں خصوصاً پشاور اور پورے خیبر پختونخوا میں بجلی کی کافی مشکلات رہی ہیں اور میرے خیال سے جہاں پہ میڈیا میں ہم نے دیکھا، ٹی وی پہ دیکھا ہے تو پورے پاکستان میں بجلی کی مشکلات تھیں اور نئی گورنمنٹ کے آتے ہی یہ سب کچھ شروع ہوا، اس سے پہلے سب کچھ ٹھیک نارمل چل رہا تھا، جس طرح تین سال، تین سال ہم نے الحمد للہ خیبر پختونخوا میں رمضان میں کبھی لوڈ شیڈنگ نہیں دیکھی تھی، Properly لوگوں کو بجلی ملتی تھی۔ جس طرح انہوں نے فیڈرز کی بات کی، اگر ڈیپارٹمنٹ کو انہوں نے، اگر صوبائی حکومت سے پیسے جمع کئے ہیں تو میں ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اگر صوبائی حکومت سے جو پیسے جمع ہوئے ہیں تو وہ چیف پیسکو کو میں ڈائریکشن دیتا ہوں کہ فضل الہیٰ صاحب کا کام فوراً شروع کریں، یہ صوبائی حکومت کے پیسے ہیں، ان کے فنڈ کے پیسے ہیں۔ اسی طرح میری اپنی بھی ایک وہ ہے، میرے دو تین فیڈرز جو متھرا 1، متھرا 2، کوچن 1، کوچن 2، ایک سال سے ان کی Bifurcation ہوئی اور انہوں نے اس پہ کام نہیں شروع کیا تو میں چیف پیسکو صاحب کو یہ بھی ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اس پہ جلد از جلد کام شروع کریں، اس لئے کہ جو کہتے تھے پچھلی حکومت فیڈرل میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی کہ یہ کچھ نہیں کر رہے ہیں تو ابھی فیڈرل میں ان کی حکومت ہے، ان کے آتے ہی بجلی تو غائب ہو گئی، گیس بھی غائب ہے اور ابھی ان سے یہ امید رکھنا کہ یہ بجلی پیدا کریں گے یا گیس لائیں گے، جس طرح ڈالر مہنگا ہو گیا ہے، اسی طرح میرے خیال سے بجلی بھی مہنگی ہو گی اور گیس بھی آگے جائے گی، تو میں ڈائریکشن دیتا ہوں چیف پیسکو صاحب جو Developmental work صوبائی گورنمنٹ کے پیسوں سے ہے، اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے، اگر وہ مکمل نہیں کرتے تو ان کی تمام Responsibility جو ہے وہ چیف پیسکو پہ ہو گی

ان شاءاللہ۔ (شور) جی گیس اور بجلی دونوں، گیس اور بجلی دونوں جی، اور میں اس طرح کرتا ہوں کہ چیف پیسکو، (قطع کلامیاں) تیمور صاحب، ایک منٹ، فضل الٰہی صاحب، آپ Cross talks نہ کریں، وہی میں کہہ رہا ہوں، پہلے وہ بات کریں گے پھر آپ جواب دیں گے۔ اچھا ایک منٹ، ٹھیک، دوسری بات یہ کہ میں جی ایم (سوئی گیس) سعد علی صاحب کو اور چیف پیسکو عبدالجبار صاحب کو ان شاءاللہ یہاں پہ چیمبر میں طلب کروں گا اور تمام پشاور کے ایم پی ایز کو میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ آئیں، چیف پیسکو اور جی ایم (سوئی گیس) میں ادھر طلب کروں گا اور آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور تمام مسائل وہ حل کریں گے ان شاءاللہ۔ جی، تیمور جھگڑا صاحب، وہ سن لیں پھر آپ جواب دیں گے۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: جناب سپیکر، یہ جو میرے بھائی فضل الٰہی صاحب نے بات کی، میڈم دو تین باتیں میں Add کرتا ہوں، بڑی ضروری ہیں، آپ کی Help کی ضرورت ہے کیونکہ پیپلز پارٹی تاریخی طور پہ واقعی وفاق کو Represent کرتی تھی، شاید ابھی بھی کچھ وہ جراثیم باقی ہوں۔ جناب سپیکر، یہ جو فضل الٰہی صاحب نے بات کی، یہ صاف پتہ چل رہا تھا کہ ان کے دل کی آواز ہے۔ اب دیکھیں، میں نے سولہ سترہ سال باہر گزارے ہیں، حیرت ہوئی ہے مجھے واپس آ کر کہ ہم یہاں پہ جو غریبوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں، یہ لوڈ شیڈنگ آپ دیکھیں کیونکہ زیادہ تر جو گورنمنٹ میں یہ ستر پچھتر سال جنہوں نے حکمرانی کی ہے، عمران خان صاحب کی حکومت سے پہلے تو وہ تو ائر کنڈیشنڈ گھروں میں رہتے تھے تو وہ جو ٹرانسفارمر برائے احسان کی سیاست کرتے تھے، اسی کی وجہ سے آج یہ ملک اس حال میں ہے اور بالکل انہوں نے ٹھیک کہا جناب سپیکر، دو تین باتوں کا اپوزیشن کو یہاں پہ ضرور جواب دینا پڑے گا، جو ابھی فنانس منسٹر ہیں، ابھی تو لندن سے پتہ نہیں واپس آ گئے لندن سے یا نہیں آئے؟ جناب سپیکر، آج سے صرف دو مہینے پہلے On record ان کی Statement ہے کہ بجلی کا مسئلہ یہ نہیں کہ بجلی سستی ہے اور اس پہ Loss ہو رہا ہے، بجلی کا مسئلہ کا یہ ہے کہ وہ زیادہ مہنگی ہے، ہم پہلے دن آ کر اس کو سستا کریں گے، بارہ روپے پہ کریں گے، ایک مہینے میں تین بار انہوں نے ریٹس اٹھائے ہیں، چلیں وہ تو نون والے ہیں، یہ پیپلز پارٹی ساتھ کیا کر رہی ہے، یہ اے این پی والے ساتھ کیا کر رہے ہیں، یہ جے یو آئی والے کیا رہے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ پرسوں کے فگرز ہیں، یہ 08 مئی کو جو جتنی لوڈ شیڈنگ ہر ڈیسکو میں ہوئی کیونکہ آپ لوگوں کے انرجی منسٹر نے اعلان کیا کہ لوڈ شیڈنگ ختم ہو گئی، جناب سپیکر، یہ فگرز ذرا آپ سن لیں اور میں چاہوں گا کہ اس پہ ہمارے اپوزیشن والے لیکن پاکستان کی وفاقی حکومت کو چلانے والے ذرا یہ بتائیں جناب سپیکر، کہ

کتنی ٹوٹل 2800 میگاواٹ کی یہ 10 مئی کو لوڈ شیڈنگ ہوئی، اس میں پیسکو 714 میگاواٹ، ٹیسکو 577 میگاواٹ، کیسکو یعنی کوئٹہ 775 میگاواٹ، حیسکو 276 میگاواٹ، حیدرآباد، سیسکو سکھر 392 میگاواٹ اور جناب سپیکر، یہ پنجاب کے دیکھیں ملتان میپکو 40 میگاواٹ، فیصل آباد فیسکو Zero، لیسکو لاہور 40 میگاواٹ، گیسکو گجرانوالہ Zero، آئیسکو Zero، آپ نے صرف خیبر پختونخوا اور بلوچستان سے بجلی لے جانی ہے اور اپنے حلقوں کو دینی ہے اور آپ لوگوں نے یہ برداشت کرنا ہے کیونکہ ان کی Hundred سیٹیں صرف یہ جی ٹی روڈ پہ اٹک سے سینٹرل پنجاب تک، اس کا آپ جواب دیں جناب سپیکر، اس کے بعد پھر آج سے دو دن پہلے مجھے عمر ایوب صاحب جو ہمارے ایکس انرجی منسٹر تھے، یہ 2800 سے 4200 میگاواٹ پہ لوڈ شیڈنگ زیادہ ہوئی اور جناب سپیکر، میں ان کو ایک اور بات یاد کراتا ہوں، خیبر پختونخوا میں ایشو کیا ہے؟ ہمارے حلقوں میں آپ کے حلقے میں لوگ بل کیوں نہیں دے سکتے؟ وہ جو بیس بیس سال، وہ جو بیس بیس سال یہاں پہ پیسکو نے کوئی Investment نہیں کی اور پھر لوگوں پہ دس دس لاکھ کے، بیس بیس لاکھ کے، کروڑ کروڑ روپے کے Arrears ڈالے ہوئے ہیں، وہ تو ایسے ختم نہیں ہونگے۔ ہم نے دو فیصلے پرائم منسٹر عمران خان صاحب سے لئے تھے، ایک تو جناب سپیکر، میرے خیال میں ہم Monday کو اسمبلی کی ایک ریزولیوشن پاس کراتے ہیں کہ جو فیصلہ ہم نے خان صاحب کے ساتھ آخری میٹنگ میں کیا تھا کہ جو خیبر پختونخوا Arrears ہیں وہ Zero کئے جائیں، وہ پیسہ تو ویسے ہی ہم Zero کریں گے تو اس کے بعد لوگ Bill pay کر سکیں گے اور وہ Conditionally ہے، یہ فیصلہ ہوا تھا اور ابھی جو یہ گورنمنٹ اسلام آباد میں آئی ہے، یہ ابھی اس کو Implement کریں۔ اور دوسری چیز، عمران خان صاحب نے Commitment کی تھی کہ جب Transmission lines، انہوں نے تو اپنے لئے تو Transmission بھی ٹھیک کر لی، اپنے لئے تو Generation بھی کر لی اور یہ جو ان کے سارے ساتھی بیٹھے ہیں، ان کو تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے صرف پنجاب کے یہ سو (100) حلقوں میں بجلی دینی ہے تو دوسری چیز اگر یہاں پہ بجلی ٹھیک کرنی ہے تو یہاں پہ Transmission پہ Investment کرنی ہے۔ جناب سپیکر، پرائم منسٹر صاحب نے اعلان بھی کیا تھا، شاید آپ وہاں پہ تھے کہ بیس ارب روپے کا پیکج پیسکو کو دیا جائے گا، ہم نے اس میں Commit کیا تھا کہ چھ ارب روپے ہم ڈالیں گے جناب سپیکر، ہم ڈالیں گے لیکن Imported Federal Government بھی اپنے چودہ ارب روپے ڈالے گی، اب یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ اور آخری چیز جناب سپیکر، بڑی عجیب سی Statement منسٹر سے آئی تھی کہ کوئی

بھی بورڈ کسی بھی ڈیسکو کا کوئی فیصلہ نہ لے، ہم تحقیق کر رہے ہیں جناب سپیکر، یہ بجلی کا حال دیکھیں، یہ پہلی بار بورڈز میرٹ پہ بنے تھے، ان کا ارادہ میں آپ کو بتاؤں، ان بورڈز میں Changes کر کے اپنے لوگ لا کر صوبے کے اندر بھی جو پانچ دس میگاواٹ بجلی ہے دیتے ہیں، اپنی مرضی سے Distribute کر کے یہ بھی ہم Allow نہیں کر سکتے، یہ پیسکو اس صوبے کے لوگوں کا ادارہ ہے، یہ پیسکو کوئی انرجی ڈویژن کا ادارہ نہیں ہے، اس نے ڈیرہ اسماعیل خان سے چترال تک بجلی دینی ہے اور ہم ضرور اپنا حق لیں گے لیکن یہ باتیں اس اپوزیشن کو بھی پتہ ہونی چاہئیں، ہم ان سے ابھی جواب مانگیں گے اور یہ میڈیا کو بھی اور خیبر پختونخوا کی Public کو بھی پتہ ہونی چاہئیں کہ سارے پنجاب میں تقریباً اسی (80) میگاواٹ اور خیبر پختونخوا میں Alone تقریباً 1400 میگاواٹ کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے، تو کونسی دنیا کا انصاف ہے؟ اس کا جواب بھی دیا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، میں ایک بات کر لوں پھر آپ بات کر لیں جی۔ تیمور صاحب، آپ نے، ایسا ہے کہ جو بات میں نے خان صاحب کے سامنے کہی تھی، اس کو Endorse کیا ہے، جو رمضان میں ہماری خان صاحب کے ساتھ Last meeting ہوئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ اگر بڑے بڑے کارخانہ دار لوگوں کو قرضے معاف ہو سکتے ہیں تو ہمارے غریب عوام کو قرضے کیوں معاف نہیں ہو سکتے؟ تو میں نے اپنے حلقے کی بات کی، بلکہ جو یہ بات ہے، پورے پشاور میں جو Defaulters ہیں جن کے اوپر تیس تیس، چالیس چالیس لاکھ روپے بقایاجات ہیں، تو پہلے کہیں کارخانہ دار لوگوں کو ریلیف، پیسے معاف ہوئے، پچھلی گورنمنٹ میں تو اس پر خان صاحب نے اسد عمر صاحب کو ڈائریکشن دی تھی کہ آپ اس پہ Working کریں لیکن اسی مہینے میں Imported حکومت آ گئی اور وہ حکومت خان صاحب کی ختم ہو گئی تو میں ابھی ریکویسٹ کروں گا جو ہمارے، میرے نہیں ہے، جو ہمارے حلقے کے ایم این ایز ہیں جو ابھی وہاں پر Show کر رہے ہے کہ وہ اپوزیشن کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں تو اتنا لائق نہیں ہوں کہ میں ان کو ایم این اے کہوں اس لئے کہ جو اپنا ضمیر بیچ دیتا ہے تو وہ ایم این اے کہلانے کے قابل نہیں ہے۔ تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ واجبات معاف کرنے کی کوشش کریں اور جو باتیں وہ خان صاحب کی حکومت میں کیا کرتے تھے، جو کہتا ہے کہ میں ایک آزاد بندہ ہوں، یہ مہنگائی ہے، یہ بجلی نہیں ہے، یہ گیس نہیں ہے، یہ میں توقع رکھوں گا وہ اپنے نور عالم سے، میں اس کو ایم این اے بالکل نہیں کہتا، میں نور عالم سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ اس بات کو اٹھائیں۔ (مداخلت) اور دوسری بات، یہ میری رولنگ ہے کہ

چیف پیسکو اور جی ایم (سوئی گیس) کو میں یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ میں طلب کروں گا، میں تمام آنریبل ممبرز سے، اپوزیشن اور گورنمنٹ کے تمام ممبرز سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ آئیں اور اپنے علاقوں کے مسائل اس کے ساتھ پھر ڈسکس کریں، بات کریں ان کے ساتھ جی۔ اس کے بعد یہ پھر جی، آپ کریں، میں بیٹھا ہوں جی، میں بیٹھا ہوں، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اٹھی تو میں کسی اور بات کے لئے تھی لیکن ابھی تھوڑا تھوڑا آپ سب لوگوں کی باتوں کا جواب بھی میں دے دوں گی۔ جناب سپیکر صاحب، جب پرویز خٹک صاحب یہاں پہ موجود تھے اور جب اپوزیشن کی طرف سے اور ٹریژری بنچز کی طرف سے، سب سے پہلے کہ جس بات کے لئے میں اٹھی ہوں، وہ میں بات کرلوں کہ میں یہاں سے اس Floor سے، آپ چاہے میرے الفاظ حذف کرلیں لیکن شیخ رشید عرف پنڈی کے * + کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ تم نے اگر آئندہ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ * + کا لفظ میں حذف کرتا ہوں کیونکہ یہ لفظ غیر پارلیمانی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں نے کہا ہے کہ آپ حذف کریں میں دس دفعہ اس کو پنڈی کا * + کہوں گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: * + کا لفظ حذف کر دو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جو پنڈی کا شیخ رشید ہے، اس نے جس طریقے سے کل اٹک میں بلاول بھٹو زرداری کے خلاف بات کی ہے اور اس کو "دلبر جانی" اور پتہ نہیں کون کونسا نام لیا ہے؟ شیخ رشید عرف پنڈی کے * +، اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو میں آکر تمہیں لال حویلی سے کھینچ کر تمہاری گندی سے زبان کھینچ کرکے اور میں اس کو کتوں کو کھلا دوں گی۔ یہ میری صرف شیخ رشید عرف پنڈی کے * + کے لئے یہ بات ہے، یہاں پر جیالے ابھی مرے نہیں ہیں، جیالیاں مری نہیں ہیں، ہم صرف احترام کرتے تھے کہ آپ شاید کیونکہ گیٹ نمبر چار سے تو آپ کی چھٹی ہو چکی ہے، * + کے بچے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیسری دفعہ بھی * + کا لفظ استعمال کیا گیا، میں حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر تم نے دوبارہ بلاول بھٹو زرداری کے بارے میں بات کی، آپ حذف کرتے جائیں اور میں کہتی جاؤں گی کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں آپ کے پرائم منسٹر، ایکس پرائم منسٹر کو میں اگر بہت احترام سے اگر پکارتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کا ایکس پرائم منسٹر میرا ایکس پرائم منسٹر، پاکستان کا ایکس پرائم منسٹر اس کو Allow کریں۔ بلاول بھٹو زرداری حاکم علی زرداری کا پوتا، بلاول بھٹو زرداری ذوالفقار علی بھٹو کا نواسہ، بلاول بھٹو بی بی شہید بے نظیر بھٹو کا، جس نے دہشت گردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو پکارا اور لیاقت باغ میں اپنی قوم کے لئے خون بہا کر اور اپنے بچوں کو یتیم کر کے وہ شہید ہو کر امر ہو گئیں، وہ ایک لعل قلندر تھیں، وہ ایک نہتی لڑکی لعل قلندر تھیں اور وہ بلاول بھٹو زرداری جو کہ آصف علی زرداری کا بیٹا ہے، میں پنڈی کے * + کو یہ بات کر کے پھر میں دوسری باتوں پہ آتی ہوں، میں پنڈی کے * + کو پھر یہ وارننگ دیتی ہوں کہ پنڈی کے * +، باز آجاؤ، اس ملک میں انارکی پھیلانے سے تم شاید یہ سمجھتے ہو کہ انارکی پھیلا کر تو اپنی سیٹ دوبارہ، کتے بھونکیں گے تمہارے پیچھے، تمہارے پیچھے لوگ تمہیں ووٹ نہیں دیں گے۔ دوسری بات جو میں آتی ہوں کہ یہاں پر جب پرویز خٹک صاحب موجود تھے، یہی بات میں نے محمود خان صاحب سے اس Floor of the House جب ہماری حکومت نہیں آئی تھی، میں نے ان سے کہا تھا کہ چلیں ہم یہاں سے لانگ مارچ اسی طرح کرتے ہیں جس طرح آپ نے نواز شریف کی حکومت میں لانگ مارچ KP سے شروع کیا تھا، تو آئیں ہم آپ کے ساتھ لانگ مارچ شروع کرتے ہیں لیکن چونکہ ان کی اپنی حکومت تھی، اسی لوڈشیڈنگ کے بارے میں، انہی چیزوں کے بارے میں، لوڈشیڈنگ ہم نے بھی ساڑھے تین سال بہت برداشت کی ہے، میرے گھر میں آٹھ آٹھ گھنٹے بجلی نہیں ہوتی تھی، ابھی ایک مہینہ ایک گورنمنٹ کو ہوا ہے اور آپ بجلی کے پیچھے اور اس کے پیچھے پڑ گئے اور یہاں سے دھمکیاں شروع ہو گئی ہیں، آپ بالکل دھمکیاں دیں، ہمیں دھمکیوں سے نہ کوئی روک سکتا ہے اور نہ ہم دھمکیوں میں آنے والے ہیں، ہاں جہاں پہ حکومت غلط ہو گی، وہاں پر ہم آپ کا ساتھ دیں گے، ہم KP کے لوگوں کا ساتھ دیں گے، لانگ مارچ کی ضرورت ہوئی، چاہے جس طریقے سے بھی ضرورت ہوئی، ہم آپ کے ساتھ ہوں گے، ہم یہ نہیں کریں گے کہ چپ کر کے آنکھیں بند کر کے، کان بند کر کے، جب ہماری حکومت ہو گی تو ہم ان کے خلاف نہیں نکلیں گے، ساڑھے تین سال میں یہاں پہ اس Floor سے بولتی رہی ہوں کہ چلیں سی ایم صاحب، آپ آگے چلیں ہم آپ کے پیچھے ہونگے، جیسے کہ نواز شریف کی گورنمنٹ میں ساری اپوزیشن نے ساتھ دیا تھا اور اب جب آپ کی

گورنمنٹ آئی تو اس وقت بھی تو ہم چیخ رہے تھے لوڈشیڈنگ کے بارے میں، اس وقت بھی تو آٹھ آٹھ گھنٹے، نو نو گھنٹے، دس دس گھنٹے جو ہے تو وہ نہیں تھی لیکن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talks نہیں، Cross talks نہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ لاتے رہے، وہ تو ہر بندہ کسی کے خلاف بھی لا سکتا ہے، ہم آپ کو Support کریں گے، ہم آپ کو ووٹ دیں گے، جہاں پہ بھی مرکزی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میڈم، آپ، میڈم، آپ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: گورنمنٹ غلطی کرے گی، ہم اس کے دفاع میں نہیں آئیں گے اور جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑا افسوس ہے، ایم پی ایز کا حق بنتا ہے، منسٹروں کا حق بنتا ہے کہ وہ چاہے ان کو Imported کہیں چاہے Selected کہیں، چاہے جیسے بھی کہیں، وہ جیسے بھی کہیں، ابھی آپ نے نور عالم کی بات کی ہے، وہ تو اپنی گورنمنٹ میں بھی کھڑا ہو کر بات کرتا تھا کہ مہنگائی، جو ادویات پانچ سو فیصد زیادہ ہو گئی ہیں، مہنگائی زیادہ ہو گئی ہے، وہ تو اپنی گورنمنٹ میں بھی کھڑا ہو کر کہتا تھا، اگر کہتے ہو کہ میں Clips نکال کر لے آتی ہوں، وہ تو جب پرائم منسٹر صاحب عمران خان نیازی صاحب جب پرائم منسٹر تھے تو انہوں نے تو اس وقت ان کی موجودگی میں یہ بات کی تھی، تو اگر اب وہ بات کر رہا ہے تو کیا بات ہے؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ایک بات کرنا ضرور چاہتی ہوں، اس کے بعد میں Windup کرتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے کرتا تھا، اب بھی کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل ابھی بھی کہہ رہا ہے، ابھی بھی کہہ رہا ہے، ابھی بھی کہہ رہا ہے لیکن ابھی دو مہینے کی آئی ہوئی گورنمنٹ سے جب آپ نے ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے تو اب وہ کیا کریں؟ دو مہینے میں، ظاہر ہے دو مہینے میں تو اس کو پورا سمجھنا پڑے گا کہ آئی ایم ایف کس کے حوالے ہوا، ائیرپورٹس کس کے حوالے ہوئے، سڑکیں کس کے حوالے ہوئیں، ہمارا اسٹیٹ بینک کون لے گیا، ہمارا پورا ملک کس نے بیچ کھایا؟ ابھی تو وہ یہ حساب کتاب کریں گے، اس کے بعد، اس کے بعد یہ دیکھیں گے کہ جب ہم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی ممبرز بات کریں گے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور مجھے آپ سے، میں بڑے ادب سے کہ آپ جب اس کرسی پہ بیٹھتے ہیں تو آپ نیوٹرل ہوتے ہیں، آپ Custodian of the House ہوتے ہیں، آپ نہ اپوزیشن کے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ بس میڈم، د جمعې مونځ دے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بس یہی ختم کر رہی ہوں، آپ ٹائم انہیں مت بتائیں، آپ انہیں ٹائم نہ بتائیں، میں ختم کر رہی ہوں پلیز سیکرٹری صاحب، آپ انہیں ٹائم مت بتائیں، میں ختم کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھنی ہے، ہمیں جمعہ کی نماز پڑھنی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کی بات کر رہی ہوں کہ آپ Custodian of the House ہیں، آپ کے منہ سے مجھے یہ Imported والی باتیں اچھی نہیں لگتی ہیں کیونکہ آپ نیوٹرل ہیں، آپ نہ ادھر کے ہیں آپ نہ ادھر کے ہیں، آپ کو وہ بات کرنی چاہیئے جو اس منصب کا، جو اس کرسی کا تقاضا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو (بات) حق ہو گی، جو حق ہو گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ یہ بات نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ آپ نے Oath اٹھایا ہے، آپ نے Oath اٹھایا ہوا ہے اور Oath سے یہ ہے کہ کسٹوڈین، بالکل ایم پی ایز چاہے Imported کہتے ہیں، چاہے اس کو Selected کہتے ہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو حق ہو گی۔ پلیز، نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، آپ کا بھی شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب، شارٹ میں کریں، دو تین ممبرز اور بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

میاں نثار گل: سر، پانچ منٹ دیں گے، بڑے عرصے کے بعد بول رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ سے زیادہ نہیں دوں گا۔

میاں نثار گل: پانچ منٹ آپ دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ پورے، چھٹا منٹ نہیں ہو گا۔

میاں نثار گل: اگر نہیں دیتے تو پھر خیر ہے پھر میری بات پوری نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، پانچ منٹ پورے پانچ منٹ، ساڑھے پانچ بھی نہیں ہونگے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، اللہ آپ کو خوش رکھے، جناب سپیکر صاحب کو بھی خوش رکھے۔ ہم ادھر اپوزیشن والے تھے، ساڑھے تین سال سے ادھر ہم آواز اٹھا رہے تھے حق کے لئے، آپ نے بھی سنا ہوگا کہ ہمیں اپنا حق دیا جائے لیکن میرے خیال میں ہمارے دل بڑے تھے، ساڑھے تین سال ہم نے برداشت کیا، ہمیں اپنا حق نہیں ملا۔ فضل الہیٰ صاحب نے جو بات کی، ہم اس کے ساتھ ہیں، صوبے کے جو حقوق ہونگے ہم ان کے ساتھ ہونگے، اس پہ کبھی بھی سودے بازی نہیں کریں گے کیونکہ جب ایک ایم پی اے چوبیس کروڑ روپے جمع کر رہا ہے تو اس کو، اس کے فیڈر کو، اس کے علاقوں کو بجلی ملنی چاہیئے لیکن جناب سپیکر، اسی طرح میں کھڑا رہتا تھا ساڑھے تین سال میں، جھگڑا صاحب سامنے بیٹھے ہیں، اپنے ایک جنوبی اضلاع کے لئے کوہاٹ ڈویژن کا حق مانگتا تھا کہ ہم تیل اور گیس پیدا کرنے والے اضلاع ہیں، ہمیں جو Ten percent royalty ہے وہ دی جائے، اربوں روپے دس بارہ کروڑ روپے اس وجہ سے نہیں دیئے کہ ہم اپوزیشن سے ہیں، ادھر سے Represent کر رہے ہیں اور آج مجھے بہت افسوس ہے آپ لوگوں کے دلوں پہ کہ دو مہینوں میں آپ لوگ اتنا چیخ رہے ہیں کہ صوبے کے ساتھ یہ ہوا، ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، ہمیں یہ نہیں ملا، ہمارے پیسے جناب سپیکر، ایم این اے کے، ادھر صوبائی اے ڈی پی ایم این اے خرچ کر رہا تھا اور ہمیں اس پورے ساڑھے تین سال میں ایک کروڑ پچھتر لاکھ روپے ملے ہیں اور ہم ادھر ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، بڑے افسوس سے کہنا چاہتا ہوں، خدا کے لئے اپنے دلوں کو بڑا کریں، تھوڑا حوصلہ رکھیں، ابھی تو نئی نئی حکومت آئی ہوئی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ڈیڑھ سال میں آپ لوگوں کو دکھائیں گے کہ اگر ہم ساڑھے تین سال میں کام نہ کر سکے تو ڈیڑھ سال میں مرکز سے ہم اتنا فنڈ لائیں گے کہ اپنے حلقوں کے لئے کام کریں گے لیکن پھر بھی صوبائی حقوق کے متعلق جب بھی سپیکر صاحب، آپ لوگ حکم دیں ہم سب اکٹھے ہونگے کیونکہ ہمارا صوبہ ہے، ہم نے اس میں رہنا ہے، میں یہ بات نہیں کر رہا تھا لیکن جب میں نے سنا، ادھر باتیں ہوئیں کہ جی بڑا ظلم ہوا، مرکز میں حکومت آئی، اپوزیشن والے بیٹھے ہیں، اس کا جواب دیں، تو میں جھگڑا صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بھی جواب دیں، آپ خزانے پہ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ وزیر خزانہ ہیں اور آپ کو چوبیس پچیس ارب روپے کوہاٹ ڈویژن کے آرہے ہیں اور آپ دس بارہ کروڑ روپے پہ بیٹھے ہوئے ہیں، دس بارہ ارب پہ بیٹھے ہوئے اور ان اضلاع کو نہیں دیتے، یہ ظلم پھر آپ کے ساتھ ہوگا، نہیں ہونا چاہیئے، نہیں ہونا چاہیئے لیکن پھر یہ آپ کے ساتھ اس لئے ہوگا کہ آپ لوگوں نے اس طرح معاشرے کو رکھا ہے کہ اپوزیشن کو کونے پہ لگایا جائے۔ جناب سپیکر، میں جس بات کے

لئے اٹھا ہوں وہ یہ ہے کہ آج سے دو دن پہلے کرک میں ایک ڈیم ہے، مندر خیل ڈیم ہے، کشتی پہ خواتین سوار تھیں اور اس میں مرد بھی تھے، چار خواتین ایک گھر کی شہید ہوئی ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب کا میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ انہوں نے تعزیت کا پیغام دیا ہے، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں، تو انہوں نے ہمارے کرک کی جو چار خواتین ہیں شہید ہیں، ان کو تعزیت کا پیغام دیا تھا لیکن ساتھ ساتھ میں پڑھ رہا تھا کہ کاش وزیر اعلیٰ صاحب اس کے لئے ریلیف کا بھی اعلان کرتے، ہونا چاہیئے جی، جس طرح ادھر ہمارے شانگلہ کے جو منسٹر ہیں، شوکت صاحب، انہوں نے کہا کہ میں جاکر دس دس لاکھ روپے چیک تقسیم کر چکا ہوں، وہ ایسا علاقہ ہے جو اربوں روپے روزانہ اس ملک کو تیل اور گیس دے رہا ہے اور اس کی چار خواتین ایک گھر میں شہید ہوئی ہیں، میں آپ کی وساطت سے سلیم جھگڑا صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کے لئے کوئی سپیشل گرانٹ کا اعلان کیا جائے، غمزادہ خاندان ہے، ہاں اگر ہمارے ہاتھ سے نہیں دینا چاہتے تو کوئی بات نہیں، خود جاکر یا اپنی پارٹی کے کسی بندے کو لے جاکر ان کو وہ فنڈ دے دیں لیکن ہمارا بھی حق ہے۔ پھر جناب سپیکر شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن تھوڑا دل بڑا رکھیں، حوصلہ رکھیں، اپوزیشن آپ لوگوں نے دیکھی نہیں ہے، حکومت میں آپ لوگ رہ چکے ہیں، پہلی دفعہ آپ لوگوں نے اپوزیشن دیکھی اور دو مہینے میں آپ لوگوں نے اتنا چیخنا شروع کیا کہ یہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا، اللہ خیر کرے گا ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم نے جاتے ہوئے کہا کہ آپ کو یہ لفظ نہیں بولنا چاہیئے، انسان غلطی کا پتلا ہے، جس طرح آپ سب نے دیکھا ہو گا کہ نون کے جلسوں میں ان کے ہی ووٹر کہتے تھے" گو نواز گو"، مولانا فضل الرحمان صاحب ہمارے پی ٹی آئی کا وہی نعرہ لگاتے تھے، "سارا ٹبر چور ہے"، تو مطلب جو عوام کی آوازیں ہیں لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ جاتی ہیں، تو ہمارے کانوں میں بھی سب لوگ جہاں پھرتے ہیں، جاتے ہیں ایک ہی آواز ہوتی ہے Imported حکومت، Imported حکومت، تو ہمارے کانوں میں یہ لفظ آگیا ہے تو اس کی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ Imported حکومت ہے، اس لئے میں نے کہہ دیا کہ Imported حکومت، (مداخلت) ایک منٹ تیمور صاحب، یہ دو صاحبان بات کر لیں، اس کے بعد آپ Last میں، لیکن حافظ صاحب، شارٹ، شارٹ۔ جی حافظ عصام الدین صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، توقع ہے آپ میری بات پوری سنیں گے۔ سپیکر صاحب، بہت اہم بات ہے، انتہائی اہم مسئلہ ہے جناب سپیکر صاحب، فاٹا میں اور خصوصاً جنوبی وزیرستان، قبائلی اضلاع میں امن کے حوالے سے حالات ایک بار پھر انتہائی سنگین ہوتے جا

رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ آیا کئی آپریشنوں کے بعد مختلف آپریشنوں کے بعد کیا وہاں امن قائم نہیں ہو سکا؟ آپریشنز بھی ہوئے قبائل کو قومی، قبائلی اضلاع کو قومی دھارے میں بھی لایا گیا، انضمام بھی ہو گیا، وہاں ہزاروں، وہاں ہزاروں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فضل الٰہی صاحب، Cross talk نہیں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: وہاں ہزاروں پولیس کی بھرتیاں بھی ہوئیں لیکن اس کے باوجود ایک بار پھر وہاں امن کے حوالے سے لوگ محفوظ نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ وہ جو کئی آپریشنز ہوئے، کیا وہ آپریشنز ٹھیک طریقے سے نہیں کئے گئے؟ جن میں ہم نے بہت نقصان اٹھایا، وہاں مقامی ہزاروں لوگ شہید ہو گئے، لاکھوں لوگ ہجرت پر مجبور ہو گئے، ہمارے مکانات گر گئے، ہمارے سینکڑوں ہزاروں لوگ لاپتہ ہیں، اس کے باوجود وہاں ہمیں حفاظت والی زندگی میسر نہیں، ابھی بھی روز روز لوگ لاپتہ ہو رہے ہیں، ابھی گزشتہ دنوں کا ایک واقعہ ہے، رمضان میں وہاں تحصیل سروکیائی بروند کا ایک علاقہ ہے، وہاں سے ایک نوجوان گھر سے اٹھایا گیا دلنواز نامی اور مقامی جو سیکورٹی والے ہیں، وہ بتاتے ہیں بے گناہ ہے، کچھ دن میں رہا ہو جائے گا لیکن ایک مہینے بعد ڈی آئی خان میں اس کی ایک نہر سے لاش ملتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی پھر ہمیں یہ گونج سنائی دے رہی ہے کہ یہاں پھر آپریشن ہو گا، نہیں تو اگر پہلے کئی آپریشنوں سے امن قائم نہیں ہو سکا تو دوبارہ آپ کس طرح آپریشن سے امن قائم کریں گے؟ وہاں لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ علاقے کو خالی کیا جائے یہاں ایسی ایسی چیزیں ہیں کہ اس کے خلاف آپریشن ضروری ہے جناب سپیکر صاحب، ان مسائل کا حل آپریشن نہیں ہے، ہم نے بہت نقصانات اٹھائے، عوام نے بھی اٹھائے، ہماری قوم نے بھی اٹھائے، ہمارے اداروں نے بھی اٹھائے، ہماری حکومتوں نے بھی اٹھائے، جناب سپیکر صاحب، دو منٹ مجھے موقع دیں کیونکہ یہ ہمیں کئی مہینوں بعد یہ Floor ملتا ہے، میں آپ کو تجویز دیتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ عصام الدین صاحب، ایک منٹ، میں بتاتا ہوں آپ کو، اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ کافی Important issue ہے تو اس کو یا کوئسچن یا کال اٹنشن پہ لے آئیں، اس وقت آپ صرف سیاسی Point scoring کر رہے ہیں، کوئی سننے والا کوئی نہیں ہے، نہ آپ کو کوئی جواب دینے والا ہے۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: ٹھیک ہے جی، ٹھیک، میں نے جناب سپیکر صاحب، Put کیا ہوا ہے، آپ اگر اپنے سٹاف کو بتا دیں کہ اس حوالے سے جو کوئسچن ہے وہ بحث میں لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ نمبر پہ آئے گا، اپنے نمبر پہ آئے گا۔

حافظ عصام الدین: تو جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ پہلے تو چلو قبائلی اضلاع مرکز کے ماتحت تھے، ابھی تو صوبے کے ماتحت ہیں، میں صوبے سے پوچھتا ہوں، موجودہ حکومت سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے ساڑھے تین سال میں آپ بھی مطمئن نہیں ہیں، قبائلی اضلاع کے امن کے حوالے سے آپ نے اس مسئلے کو کتنا ڈسکس کیا ہے، اس مسئلے کے حل کے لئے کتنا اپنا کردار ادا کیا ہے؟ میری آپ سے درخواست ہے، آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب وزیر اعلیٰ سے درخواست ہے کہ کور کمانڈر سے اداروں سے یہ قبائلی اضلاع کے امن خصوصاً جنوبی وزیرستان کے امن حوالے سے مذاکرات کے ذریعے یہ مسئلہ حل ہو سکے تاکہ ایک بار پھر عوام اور قوم اور یہ ملک اور یہ ہمارا صوبہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، شارٹ میں، دو منٹ میں بات کریں اس لئے کہ نماز کا ٹائم ہونے والا ہے جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زه ډیره اوږده خبره نه کوم، خو د دې منسټر صاحب په نوټس کښې یوه خبره راوستل غواړم۔ په 2021 د سمبر کښې د ټورازم پولیس تقریباً دو سو (200) څه Plus هلکاکانو آرډرونه شوی دی، اوسه پورې جی هغوی ته تنخواګانې نه ملاویږی او تاسو خپله سوچ اوکړئ چې دومره موده اوشوه نو مهربانی دې اوکړی چې څومره زر کیدے شی چې دغه ځوانانو ته خپلې تنخواګانې ملاؤ شی۔ مهربانی شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق شیر۔ دو منٹ میں۔

جناب شفیق آفریدی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

(جمعہ کی اذان)

جناب شفیق آفریدی: ډیره مننه سپیکر صاحب، اللہ دې خوشحال او آباد لره۔ زه چونکه دا یو میاشت ووم نه، عمره کښې ووم، زمونږ وقار احمد خان مرحوم اللہ دې اوبخښی، اللہ دې جنت الفردوس کښې اعلیٰ مقام ورکړی، اللہ دې هغوی لواحقینو ته صبر جمیل ورکړی۔ ډیر یو شفیق انسان وو، یو شفیق پلار وو، مونږ ټولو هم زمونږ ورونړه پرې غمژن دی، اللہ تعالیٰ دې ورله په جنت الفردوس کښې اعلیٰ مقام ورکړی۔ سپیکر صاحب، زه د روژې نه یو دوه ورځې مخکښې

تلے ووم او د اختر په شپه باندې راغلم د عمرې نه، څه Situation مو هلته هم اوليدو او حالات مې هم اوليدل، زه چې کله تلم هلته په وفاق کښې د پی ټی آئی حکومت وو چې راغلم بيا پی ډی ايم والا حکومت وو خو چونکه مونږ تاسو ټولو له دا پکار دی چې مونږ د سياست نه بالاتر سوچ اوکړو او الحمد للّٰه مونږ او تاسو دغه شی د پاره عوام ووټ راکوی چې مونږ د خپلو مفاداتو نه بالاتر سوچ اوکړو او د خپل اولس او د خپل قوم او د خپلې علاقې د ترقئی د پاره سوچ اوکړو۔ زه په هغه ټائم کښې مدينه شريفه کښې ووم، څه Situation هلته شوے وو، د هغې غندنه هم کوم، ورسره چې کوم دے زمونږ چې څومره سياسی ګوندونه دی، د هر پارټئی چې څومره ليډر شپ دے، زه هغوی ته استدعا هم کوم، ګزارش هم کوم چې ټولو نه اول پاکستان دے بيا هغې نه بعد سياست دے او هغه زمونږ چې څومره دا مونږ د مشرانو او زمونږ د پاره ډير قابل احترام دی، که هغه عمران خان صاحب دے، که هغه نواز شريف دے، که فضل الرحمان صاحب دے، که هغه زرداری صاحب دے، خو زه په داسمبلئ فلور باندې زه دغه ټولو نه دا استدعا کوم چې مهربانی اوکړئ دا ستاسو خبرې You are the special persons، د ستاسو خبرې په نيشنل ليول او په انټرنيشنل ليول ټولو باندې ټولې دنيا ته ښکاريږی او ګوری ئے، مونږ له دا پکار دی چې د اخلاقياتو په دائره کښې يو بل له عزت ورکړو۔ جناب سپيکر صاحب، مونږ کوشش هم دا اوکړو، چونکه دا زه منم چې د هر يو سړی يو خپل نظريه ده، د هر يو سړی يو خپل سوچ دے خو دا هغه ستيج له نه وه پکار چې زمونږ په انټرنيشنل ليول باندې چونکه شپږ پنځوس ملکونه هلته په مدينه شريفه کښې وو، نو مونږ ټول Represent کوؤ As a Pakistani، نه دا چې يره زه بلوچستان عوامی پارټی، نه دا چې دا پی ټی آئی والا دے، نه دا چې دا د نورو سياسی ګوندونو والا دے، فضل الهیٰ صاحب دا خبره اوکړه چې بجلئ ډير زيات فقدان وو، دلته ډير زيات تکليف وو نو چونکه مونږ او تاسو ټول يو د خاندان حيثيت لرو، دلته د هر يو سړی عزت په هر سړی باندې پکار ده چې عزت اوکړے شی خو مونږ به ان شاءاللّٰه تعالیٰ چې د صوبې په مفاد کښې د صوبې د خلقو په مفاد و ترقئی کښې چې هره يو خبره وی، هر يو Step وی، ان شاءاللّٰه مونږ به د صوبائی حکومت سره اوګه

په اوګه ولاړ یو، دغې کښې دا خبره نشته چې دا فلانئ پارټئ سره تعلق لري، دا سیاسي ګوند سره تعلق لري، زمونږ او ستاسو ټولو یو عزت دے، زمونږ او ستاسو ټولو یو ترقی ده، یو خوشحالی ده، نو زه صرف اخری خبره کول غواړم، چونکه جمعې مونځ هم دے، په 2013 نه 2018 پورې چې کله د خټک صاحب پرویز خټک صاحب دلته حکومت وو، وزیر اعلیٰ وو نو هغه د حکومتي چې کوم Sitting MPAs وو هغه سره چې اپوزیشن والا چې کوم ایم پی ایز وو، هغه به ئے هغې سره هم هغه رنګ Same facilitate کول به ئے، هغوی له به مختلف مد کښې هغه ورکول فنډونه، د بده مرغه زه، محمود خان صاحب زما مشر دے، زه ئے ډیر عزت کوم، ډیر قدردان دے، ډیر نفیس سړے دے او ډیر په نیک نیتئ سره زمونږ چې کوم NMDs بالخصوص زمونږ ایکس فاټا والا علاقو له چې دوئ کومه بړهائی ورکړه، زه Appreciate کوم د دې خبرې خو د بدقسمتئ نه د څو ورځو نه، د څلورو شپږو میاشتو نه لږ بدنیتی د دوئ په هغې کښې ښکاریږی، نو زه د اسمبلی فلور باندې زه محمود خان صاحب ته هم دا خبره وړاندې کول غواړم چې مهربانی اوکړه د سیاست نه بالاتر سوچ اوکړه او دا څومره خاص کر زمونږ ډیر پسمانده خلق پاتې شوی دی، NMDs بالخصوص هغه هم دغه رنګ تاسو Facilitate کړئ چې څنګه د Settled area والا خلق تاسو Facilitate کوئ۔ د صحت وزیر صاحب مونږ ته مخا مخ ناست دے، ما ده سره یو خبره کړې وه، زمونږ د صحت کارډ په بابت کښې چې هغه ده مونږ ته وئیلی وو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کړئ جی، سیاسی Point scoring مه کوئ څکه چې څوک اوریدو والا نه وی، نه څوک جواب درکولو والا شته۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> Windup، Windup نه کوم، نه کوم، سیاسی نه کوم، ما که سیاسی کولے نو ما به ټول Represent کولے نه شو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نه جی، که دې کښې Interested یئ نو Proper call attention راوړه څکه چې دا صرف ستا او په اخبار کښې به راشی، دې باندې څوک تاله جواب نه درکوی جی۔

جناب شفیق آفریدی: صحیح د ہ صرف جی، صرف د صحت کار ډ Implementation د پارہ صرف ایکس فاټا د پارہ، دہ تہ پتہ دہ، مونږ خپل بیټھکونہ پہ خپلو کښې کړی وو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق، شفیق، گورہ لږ چې پہ ټائم راځې کنہ نو دا ھر څہ بہ د رتہ پتہ لگی، وختی فنانس منسټر او ھیلتھ منسټر پورا ډیټیل سرہ پہ دې خبرہ اوکړلہ۔

جناب شفیق آفریدی: اؤ جی، زہ ووم، پہ موقع موجود ووم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو گورہ نو دا Repetition خوند نہ کوی جی۔

جناب شفیق آفریدی: نہ جی، ھغہ د Settled area خبرہ اوکړہ جی، زما ایکس فاټا پہ بارہ کښې زہ خبرہ کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ جی، د فیډرل ئے ھم ھغہ اوکړلہ ځکہ تہ پہ ټائم راځہ نو اورې بہ، پہ ټائم راځہ نو اورې بہ۔

جناب شفیق آفریدی: نو صرف Implementation کول دی جی، زہ خو وختی راغلے ووم جی، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): اسی سے صرف شروع کرتے ہیں جناب سپیکر، نماز کا وقت ہے، میں ٹائم نہیں لیتا۔ بجلی کی بات ہوئی، کوئی جواب نہیں ملا جناب سپیکر، گیس کی بات ہوئی، کوئی جواب نہیں ملا۔ جناب سپیکر، بات ہوئی کہ جو فاٹا کے فنڈز اس Imported government نے نہیں Release کئے، کوئی جواب نہیں ملا، دس باتیں اور ہو گئیں، فاٹا کے ایم پی ایز کی بھی ہو گئیں، اپنے فنڈز کی ایک بات نہیں کی، شکر ہے کہ انہوں نے صحت کارڈ کا پوچھ لیا، اس پہ بھی کل میں نے پریس کانفرنس میں بات کی تھی، پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ، شوکت ترین صاحب کے ساتھ، اسد عمر صاحب کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ نے فنڈنگ ٹرانسفر کرنی ہے کیونکہ وہ فنڈنگ صحت کارڈ کی وہاں پہ ہوتی ہے، فاٹا کے پیسے ہمیں علیٰحدہ نہیں ملتے، ڈیڑھ مہینہ ہو گیا، وہ لندن بیٹھے ہیں کہ پٹرول کی قیمت ہم کیسے زیادہ کریں کیونکہ ہم تو کہہ رہے تھے کہ ایک سو پچاس بھی نہیں ہونی چاہیئے اور یہاں پہ جناب سپیکر، میں نے اس لئے ہاتھ اٹھایا تھا کہ یہ جو گھنٹہ دو ہم ادھر ہیں، ڈالر 193 ہو گیا اور شاید دن کے End پہ 194

ہو جائے اور شاید اللہ نہ کرے کل 196 ہو جائے، Responsibility سنبھالنی تھی تو فیصلے تو لے لو، اور اگر فیصلے نہیں لے سکتے، یہ اتنی Fragile economic recovery تھی، یہ Covid کو جس طریقے سے عمران خان صاحب نے سنبھالا ہے، اگر فیصلے لینے کی جرات نہیں ہے جناب سپیکر، اس کو میں Queue بھی نہیں کہوں گا اس کو میں Imported حکومت بھی نہیں کہوں گا، اس کو میں Political murder کہوں گا، یہ جو انہوں نے کیا ہے، اگر کچھ نہیں کر سکتے تو پھر خدا کے لئے اپنے ساتھ احسان کر لو اور اسمبلی Dissolve کر لو اور الیکشن Call کر لو، اس کا کوئی اور حل نہیں ہے۔ یہ صحت کارڈ بھی اسلام آباد میں پڑا ہے، ان کے بھائی ہر روز ٹویٹ کرتے ہیں، جا کر اسلام آباد سے ان کو کہہ دیں کہ وہ Implement کرا دیں۔ میں گیا تھا شوکت ترین صاحب کے ساتھ ملنے، میری 27 یا 26 مارچ کو ٹویٹ موجود ہے، جو انہوں نے فیصلہ لیا تھا وہاں پہ ہو گی وہ سارے ابھی آپ کے سنتے ہیں ہماری نہیں سنتے، جناب سپیکر جب تک ہم یہی سیاست کریں گے، یہ تین سال انہی چیزوں پہ سیاست ہوئی اور تاریخ کے مشکل ترین حالات میں عمران خان صاحب نے جس طریقے سے Economy کو، Covid کو سنبھالا، اس کی آپ دیکھ لیں، انڈیا میں دیکھ لیں، آج سری لنکا میں حالات دیکھ لیں، افسوس کی بات یہ Imported حکوت آ گئی ہے اور پاکستان کو سری لنکا بنا رہے ہیں لیکن ان شاء اللہ ہم ہونے نہیں دیں گے، میں اپوزیشن سے بھی یہی درخواست کرتا ہوں، یہ ابھی اپنی پارٹیوں سے وفاداریوں کو چھوڑیں، پاکستان کا سوچیں، یہ اس صوبے کا سوچیں اور حل صرف ایک ہی ہے، ایسے ٹائم میں حل صرف ایک ہی ہوتا ہے، ایک سو پچاس سیٹ کی پارٹی چلی گئی اور اسی سیٹ اور پچاس سیٹ اور دس سیٹ اور پانچ سیٹ سارے آپ نے خود جیسے کہا ضمیر بیچ کر ڈالر پہ ہم اس ملک میں، ہمارے فیصلے لندن اور امریکہ میں نہیں ہو سکتے۔ تو جناب سپیکر، حل ایک ہی ہے، اس صوبے اس ہاؤس سے ہمیں یہ آواز اٹھانی چاہیئے یہاں پہ تو Stable government ہے، خدا کے لئے آپ فیصلے نہیں لے سکتے، Economy تباہ ہو رہی ہے، یہ ملک Suffer کرے گا، عوام کے پاس جائیں تاکہ ایک گورنمنٹ آئے اور وہ فیصلے لے سکے اور ان شاء اللہ وہ گورنمنٹ عمران خان صاحب کی آئے گی اور دو تہائی اکثریت کے ساتھ آئے گی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 02:00 pm. afternoon, Monday, 30th May, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 30 مئی، 2022ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)